REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۳　　شمارہ ۲۹

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وّانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان- ۱۵؍وفاء (جولائی)- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا کے فضل و کرم سے لندن میں بخیر و عافیت ہیں۔ اور جماعتی کاموں میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ احباب اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی، تائید و نصرت اور مقاصدِ عالیہ میں نا قابلِ کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

● آج ہی بذریعہ فون یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم نواب مسعود احمد خان صاحب خلف حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کراچی میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اس بارہ میں تفصیلات کا انتظار ہے۔

● محترم صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

● محترم صاحبزادہ حضرت مرزا منصور احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ ربوہ، ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ کو دل کا شدید عارضہ لاحق ہوا ہے۔ احباب سے محترم موصوف کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۱۹؍شوال ۱۴۰۴ھ　　۱۹؍وفاء ۱۳۶۳ ہش　　۱۹؍جولائی ۱۹۸۴ء

موسیٰ بنی مائینز (بہار) میں

۲۱ویں سالانہ کانفرنس کا کامیاب انعقاد

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغِ سلسلہ مقیم بمبئی بمعاونت مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم وقفِ جدید موسیٰ بنی مائینز

جماعتِ احمدیہ موسیٰ بنی مائنز صوبہ بہار کی سب سے بڑی اور فعّال جماعت ہے جو بفضلہ تعالیٰ ہر سال اپنے محدود وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے سالانہ کانفرنس منعقد کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے پورے علاقہ میں جماعتِ احمدیہ کو وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

۲۱ویں سالانہ کانفرنس

جماعت نے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی اجازت سے موخہ ۱۸-۱۹-۲۰؍مئی کو اپنی ۲۱ویں سہ روزہ کانفرنس کے پروگرام ترتیب دیئے جس کی تشہیر کے لئے ایک ہینڈبل اور دعوتی کارڈ شائع کیا گیا اور معززین کو ٹائپ شدہ مکتوب بھجوائے گئے۔ اتفاق سے انہی ایام میں موسیٰ بنی مائنز میں ایک ناگوار واقعہ رونما ہونے کی وجہ سے حکام کو دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کرنا پڑا۔ مگر جماعت احمدیہ کو خاص طور پر اپنے اجلاس منعقد کرنے کی اجازت دی گئی۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد پر مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ (اڑیسہ)، مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ کلکتہ اور خاکسار محمد حمید کوثر مبلغ بمبئی کانفرنس سے ایک روز قبل موسیٰ بنی مائنز پہنچے۔

کانفرنس کا پہلا اجلاس

کانفرنس کا پہلا اجلاس مورخہ ۱۸؍ہجرت بروز جمعہ بعد نماز مغرب و عشاء ساڑھے سات بجے مسجد احمدیہ موسیٰ بنی مائنز کے عقبی احاطہ میں جناب آر۔سی۔ متل مائنز منیجر کی زیر صدارت مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر کی تلاوتِ قرآن کریم اور مکرم شیخ داروغہ صاحب کی نظم خوانی کے ساتھ آغاز پذیر ہوا۔ پروگرام کا آغاز کرتے ہوئے جناب صدر نے فرمایا:

(باقی دیکھیے صفحہ ۱۱ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰؍فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اِس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰؍فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

احباب اِس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اِس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں
اور
مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا
سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۲۶، ۲۷ اور ۲۸؍اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

قائدین کرام خود یا اپنے اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نوجوانان کو اِس بابرکت روحانی اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان محمد الساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۹ر وفاء ۱۳۶۳ ہش

مخلصین جماعت کے لئے ایفائے عہد کا سنہری موقعہ

پاکستان میں جماعتِ احمدیہ ان دنوں اپنی زندگی کے اُس نازک دَور میں سے گزر رہی ہے کہ جس میں اخلاقی قدروں کا جنازہ نکال دیا گیا ہے۔ انسانی حقوق پامال کر کے رکھ دیئے گئے ہیں۔ اور اسلام کی روشن اور حسین پیشانی پر سیاہ اور بدنما داغ لگا دیا گیا ہے۔ ایسے نازک دَور میں امام جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افرادِ جماعت سے یہ عہد لیا تھا کہ اُن سے جس قسم کی بھی قربانی کا مطالبہ کیا جائے گا وہ اُس کے لئے تیار رہیں گے۔ اور جو قربانی پیش نہیں کر سکتا وہ حضور کی خدمت میں اپنی معذرت پیش کر دے۔ اُمید واثق ہے کہ ایک بھی فردِ جماعت ایسا نہیں ہوگا جس نے اِس قسم کی معذرت پیش کی ہو۔ پس ہر احمدی بدل و جان اپنے پیارے امام ایدہُ اللہ الودود سے کامل وفاداری اور ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کا عہد کر چکا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۱۸ر مئی ۱۹۸۴ء میں تبلیغِ اسلام۔ اشاعتِ قرآن اور اشاعتِ لٹریچر وغیرہ پر مشتمل اپنے سات نکاتی پروگرام میں انگلستان اور جرمنی میں دو نئے مراکز قائم کرنے کی تحریک فرمائی تھی۔ اور اُس وقت حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے اِس تحریک کو صرف یورپین ممالک کے لئے مخصوص فرمایا تھا، چنانچہ حضور نے فرمایا کہ:-

> ”دو نئے مراکز یورپ کے لئے بنانے کا پروگرام ہے۔ ایک انگلستان اور ایک جرمنی میں .... اِس طرح میں اِس تحریک کا آغاز کرتا ہوں۔ اور یہ یورپین ممالک کے لئے ہے۔ یعنی یورپین ممالک میں بسنے والے احمدی اِس میں حصّہ لیں گے۔“

اپنے امام عالی مقام ایدہُ اللہ تعالیٰ کی آواز پر والہانہ لبّیک کہتے ہوئے یورپین ممالک کے احمدیوں نے غیر معمولی قربانی کا مظاہرہ کیا اور قربانی کے نئے سنگِ میل رکھے گئے۔ اور بے مثال مالی قربانیوں کی کئی مثالیں قائم ہوئیں۔ اور جماعتِ احمدیہ کا دُشمن جو ایک وقت یہ سمجھتا تھا کہ وہ کسی رنگ میں جماعت کو کمزور کر دے گا اور اس کی ترقی کی راہ میں حائل ہو جائے گا وہ اپنے ارادوں میں ناکام رہا۔ اور جس طرح پہلے ابتلاؤں کا ہر دَور جماعت کی ترقی کے نئے دروازے کھولتا رہا۔ اُسی طرح اب بھی مخلصین اپنی قربانیوں کے میدان میں پہلے سے بہت زیادہ آگے نکل گئے۔ چنانچہ تمام احبابِ جماعت کے جذبۂ اخلاص اور مالی قربانی کے پیشِ نظر حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۲۹ر جون ۱۹۸۴ء میں اِس تحریک کو جملہ احبابِ جماعت پر پھیلا دیا ہے۔ حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

> ”اِس لئے مَیں اپنے فیصلے کو بدلتا ہوں اور یورپ اور امریکہ کے علاوہ ساری جماعت کو اجازت دیتا ہوں۔ اِس لئے جس جس جگہ سے کوئی مخلص پیش کرنا چاہے وہ پیش کر دے۔“

پس آج اپنے اُس عہد کو اپنے ذہنوں میں مستحضر کرنے کی ضرورت ہے جو چند روز قبل آپ نے اپنے امام ہمام عالی مقام سے کیا تھا۔ کیونکہ انفاقِ اموال اضافہ اموال کا باعث ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ کہ اپنی پسندیدہ چیز کو خرچ کئے بغیر تم حقیقی نیکی کے وارث نہیں بن سکتے۔

مقامی طور پر قادیان میں امام ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے اِس تحریک پر عمل شروع ہو چکا ہے۔ احبابِ جماعت و خواتین اِس میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لے رہے ہیں۔ بعض خواتین اپنے زیور بھی پیش کر رہی ہیں۔ دفتر محاسب میں اِس تحریک کے لئے مَد ”نئے مراکز“ قائم کر دی گئی ہے۔

دیگر افرادِ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے لئے بھی ایفائے عہد کا سُنہری موقعہ ہے۔ اللہ تعالےٰ مخلصین کو زیادہ سے زیادہ اِس میں حصّہ لینے کی توفیق عطا کرے۔ آمین ؛

جاوید اقبال اختر نائب ایڈیٹر بدر

حق کا بول بالا ہوگا اور باطل کی سب تدبیریں خاک میں مل جائیں گی

اِمامِ ہمام ایدہُ اللہ الودود کا ایک رُوح پرور تازہ مکتوب

ماہ اپریل ۱۹۸۴ء کے وسط میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قریباً ایک عشرہ اسلام آباد میں قیام فرما کر وہاں کے احباب و مستورات کو اپنی رُوح پرور اور ایمان افروز مجالسِ علم و عرفان سے مستفیض فرمایا اسی تسلسل میں ۱۶ر اپریل ۱۹۸۴ء یعنی صرف ایک دن کی مجلسِ علم و عرفان کے مشاہدہ پر مبنی محترم چوہدری شبیر احمد صاحب واقفِ زندگی کے ذاتی تاثرات کو نظم کی صورت میں ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور پُرنور ایدہُ اللہ الودود نے ازراہِ شفقت لندن سے موصوف کو جو مکتوب ارسال فرمایا ہے وہ ہر فردِ جماعت کے ایمان کو نئی تازگی اور نئی جِلا بخشنے والا ہے۔ قارئین بدر کے ازدیادِ علم و ایمان کی خاطر محترم چوہدری صاحب موصوف کی مذکورہ نظم اور اُن کے نام امامِ ہمام ایدہ اللہ الودود کا مکتوبِ گرامی ذیل میں نقل کیا جاتا ہے ——— (ایڈیٹر)

تاثرات

(ا)

تلاشِ منزل میں پھر رہا تھا کہ یار کی کونسی گلی ہے
ہجومِ عشاق دیکھتے ہی کہا یہ دِل نے کہ ”بس یہی ہے“

سبھی کو دیکھا یہی لگن ہے کہ بزمِ جاناں میں ہو رسائی
بشوقِ دیدِ جمالِ آتش ہر ایک دِل میں لگی ہوئی ہے

فقیر نے جب یہ حال دیکھا تو اُس نے رہ لی خدا کے گھر کی!
جہاں ہر اک شام تشنہ کاموں کی دُور کی جاتی تشنگی ہے

خوشا کہ میرے نصیب میں بھی ہوئی وہ رحمت مآب مجلس
ہر ایک زائر تھا معترف کہ یہاں دریںہ کی روشنی ہے

ہزار چاہا زباں نے بولے کہ عام اذنِ سوال تھا واں
نہ ہو سکی مجھ سے لب کشائی کہ خامشی رسمِ عاشقی ہے

(ب)

خدا کے فضل و کرم کا مورد وُہ جو ابنِ مسیح دَوراں
فلاحِ خلقِ خدا کی خاطر کیا ہے سب کچھ ہی اُس نے قرباں

تڑپ ہے دِل میں کہ بھولے بھٹکے رہِ ہدایت پہ گامزن ہوں
فروغِ دینِ متیں کی خاطر وہ ایک جان اور ایک تن ہوں

پیامِ حق دے رہا ہے سب کو وہ قریہ قریہ میں جا رہا ہے
مثالِ داؤد معرفت کے وہ شیریں نغمے گا رہا ہے

علاجِ عصرِ مریض یارو اُسی کے دستِ شفا سے ہوگا
جہانِ مُردہ جو ہوگا زندہ تو مردِ حق کی دُعا سے ہوگا

خدا کرے دورِ طاہری میں وہ دِن بھی شبیر جلد آئے
شہنشہِ دوسرا کا پرچم ہر اک بلندی پہ لہلہائے

حضور ایدہُ اللہ کا مکتوبِ گرامی

۸۴-۵-۲۳
۲۳ر ہجرت ۱۳۶۳ ہش

پیارے مکرم شبیر احمد صاحب ربوہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا پُرخلوص خط محررہ ۵/۸ ہم ۸۴ موصول ہُوا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ موجودہ حالات میں آپ کی پریشانی بجا ہے۔ لیکن یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ الٰہی سلسلوں کو ہمیشہ انہی راہوں سے گزر کر موعود کامیابیاں نصیب ہوتی ہیں۔ یہ درمیانی ابتلاء کے دَور تو ہمیں بیدار اور مستعد کرنے کے لئے آتے ہیں۔ گھبرائیں نہیں اللہ تعالیٰ بہت جلد فضل فرمائے گا اور یہ ابتلاء کا دَور زیادہ لمبا نہیں ہوگا۔ حق کا بول بالا ہوگا اور باطل کی سب تدبیریں خاک میں مل جائیں گی۔ نصرت و جلالِ الٰہی کے اس شاندار ظہور کے لئے دِن رات دُعائیں کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوستوں کے مخلصانہ جذبات کو پڑھ کر دِل حمد سے لبریز ہو جاتا ہے۔ اور بے قابو ہونے لگتا ہے۔ آج زمین کے پردہ پر حضرت اقدس علیہ السلام کی اِس پیاری جماعت کی فدائیت کا کوئی نمونہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت پر کامل یقین رکھتے ہوئے اپنے قدم تیز تر کرتے چلے جائیں۔ بالآخر ہماری فتح ہے۔ اِس میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہیں ——— آپ کی نظم بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دِلی جذبات کی مظہر ہے اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

والسّلام
(دستخط) مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

خطبہ جمعہ

انبیاء میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مقام ملا کہ اللہ نے آپ کو امین کہا!

آنحضرت کا مقام بلحاظ امانت جتنا بلند ہے اُسی قدر آپ کے غلاموں کی ذمہ داریاں بڑھتی چلی جاتی ہیں

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں نے دنیا کی تاریخ میں امانت کا اعلیٰ ترین معیار قائم کر کے دکھا دیا

دُنیا نے امانت کی جو بازی ہار دی ہے، ہم نے اس کھوئی ہوئی بازی کو جیت کر پانسہ پلٹنا ہے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ بتاریخ ۹ فتح ۱۳۶۲ ہش مطابق ۹ دسمبر ۱۹۸۳ء

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

"اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝"

(التکویر ۸۱ - آیت: ۲۰ تا ۲۲)

اور پھر فرمایا:-

"گزشتہ خطبہ جمعہ میں میں نے امانت سے متعلق کچھ بیان کیا تھا۔ لیکن یہ مضمون اتنا وسیع ہے کہ تمام شریعت پر حاوی ہے۔ یہ ایسی بنیادی صفت ہے جس سے حقیقت میں شریعت کا مضمون پھوٹتا ہے۔ اور دونوں پہلوؤں سے اس کا تعلق ہے۔ یعنی حقوق اللہ سے بھی اور حقوق العباد سے بھی۔

یہ مضمون چونکہ بہت وسیع تھا اس لئے مجھے خیال آیا کہ ایک خطبے کی بجائے دو خطبوں میں کچھ اس کے متعلق بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ اس دوران الفضل میں بعض بڑے اچھے مضامین شائع ہوئے جنہوں نے میرے کام کو آسان کر دیا۔ اور اس مضمون کو سمیٹ دیا۔ بہت سی احادیث ہیں جن کا اس مضمون کے ساتھ تعلق تھا وہ الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ جماعت نے اُن سے یقیناً استفادہ کیا ہوگا۔

میں نے گزشتہ خطبہ میں بیان کیا تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امانت میں بلند ترین مقام

پر فائز تھے۔ اگرچہ ہر نبی کو امین ہونا لازم ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ کسی کو رسول بنائے اور امین نہ بنائے۔ بلکہ امین ہونا نبوت کے لئے شرطِ اول ہے۔ جب تک کوئی امین نہ ہو اللہ تعالیٰ نبوت اور رسالت کی امانت اس کے سپرد نہیں فرماتا لیکن قرآن کریم کے مطالعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی شان دو پہلوؤں سے نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ اول یہ کہ قرآن کریم میں جہاں جہاں بھی انبیاء کے امین ہونے کا ذکر ہے وہاں یا تو انبیاء نے خود اپنی قوم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ دیکھو! ہم امین ہیں۔ اور جب دُنیا کے معاملات میں امین ہیں اور تم جانتے ہو کہ ہم امین ہیں تو خُدا کے معاملہ میں ہم کیسے امانت میں خیانت کر سکتے تھے۔

دوم یہ کہ قوم نے ان کو امین کہا۔ اور دوسروں نے اُن کے حق میں گواہی دی کہ یہ امین ہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور رسول کے متعلق خدا تعالیٰ کی یہ گواہی نہیں ملتی کہ یہ امین ہے۔ یہ صرف اور صرف حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اعزازی مقام حاصل ہے کہ آپ کی امانت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے خود گواہی دی کہ یہ امین ہے۔ چنانچہ جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے۔ اُن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝"

کہ دیکھو! یہ قول جو قرآن کریم کی صورت میں تم سن رہے ہو یہ ایک ایسے رسول کا قول ہے جو صاحب قوت ہے۔ اس کو

غیر معمولی قویٰ

بخشے گئے ہیں۔ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ اس کا مقام آسمان پر خدائے ذوالعرش کے نزدیک بہت بلند ہے۔ آسمان کا لفظ عرش کا صحیح ترجمہ تو نہیں ہے۔ یوں کہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے قریب تر اس کا مقام ہے۔ گویا بلند ترین مقام پر فائز ہے۔ مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ اُس کی شان یہ ہے کہ یہ کامل طور پر مطاع بنایا گیا ہے۔ ہر پہلو سے ہر لحاظ سے تمام دنیا کو اس کا مُطیع بنا دیا گیا ہے۔ ثَمَّ اَمِيْنٍ اس مقام پر فائز ہونے کے باوجود، اس عظیم الشان قوت کے مقام کو حاصل کرنے کے باوجود پھر بھی یہ امین ہے یعنی ذی العرش مکین ہونے کے لحاظ سے اللہ کی امانت کا حق بھی پوری طرح ادا کر رہا ہے اور لوگوں کا مُطاع بننے کے باوجود عرش کے رب کی طرف سے اس کو کلی اختیارات سونپے گئے، اُس کا ہو کر تم میں نازل ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک رنگ میں اس کو مالکیت کے حقوق عطا کئے گئے۔ اس کے باوجود تم سب کی امانتوں کا بڑی تفصیل سے خیال رکھنے والا ہے۔ یعنی اس میں

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں درجۂ کمال

کو پہنچنے کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ ضمناً اس سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ جس طرح انگریزی کا محاورہ ہے

"ہمارا زندہ حیّ و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔"
(امام الصلح)
پیشکش گلوب ربر مینوفیکچررس ۱۳ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 27-0441
گرام: "GLOBEXPORT"

"ABSOLUTE POWER CORRUPTS ABSOLUTELY."

یعنی جب اقتدار کامل ہو جائے، کسی کے ہاتھ میں مکمل اختیار آجائے تو اتنا ہی کامل طور پر وہ بد دیانت اور بد اخلاق ہو جاتا ہے۔ کیونکہ کلی اختیارات ایسی ڈکٹیٹر شپ کو پیدا کرتا ہے جس کے نتیجہ میں انسان اپنے آپ کو انسانی حقوق اور ان کے خیالات سے، انسانی احساسات اور اُن کی ضروریات سے مبرا سمجھنے لگ جاتا ہے۔ اور اسی شدت کے ساتھ جس شدت کے ساتھ اُسے طاقت ملتی ہے وہ بد اخلاق اور بد دیانت ہو جاتا ہے۔ لیکن قرآن کریم نے اس کے بالکل برعکس مضمون بیان فرمایا ہے جس میں دنیا کے اقتدار اور دُنیا کی حکومتوں سے مختلف تصور پیش فرمایا ہے۔ اور صرف تصور ہی نہیں بلکہ ایک کامل نمونہ کی شکل میں اس کو حقیقت بنا کر دکھا دیا۔ فرمایا عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ۔ صاحبِ عرش کا نمائندہ ہے۔ اُس کے حضور حاضر ہے۔ اس سے بڑا اقتدار دُنیا میں کسی کو نصیب نہیں ہو سکتا کہ وہ تمام کائنات کے مالک خدا کی نظر میں اتنا قریب ہو جائے، اتنا پیارا ہو جائے کہ گویا ہر وقت اس کی آنکھ کے سامنے اور اس کے قُرب میں رہتا ہے۔ مُطَاعٍ اور اس کی طرف سے مُطاع بنا دیا گیا ہے۔ تمام عالم کو اس کا مطیع کر دیا گیا ثَمَّ اَمِیْنٍ اس کو

تمام عالم کا مُطاع اور امین

قرار فرما دیا گیا ہے۔ پھر بھی دیکھو کیسا امین ہے۔ کتنی باریکی اور لطافت کے ساتھ تمہارے حقوق ادا کر رہا ہے۔ امانت کا حق اپنے رب کی طرف سے بھی ادا کر رہا ہے اور بنی نوع انسان کی طرف سے بھی ادا کر رہا ہے۔

[illegible] کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطور امین جو دوسرا امتیاز بخشا ہے وہ یہ ہے کہ اگرچہ روح القدس ہر نبی پر ظاہر ہوتا رہا۔ اور وہ امین بھی ہے۔ اس کا نام رُوح الامین رکھا گیا، لیکن کسی اَور نبی کی وحی کے ساتھ رُوح القدس کے علاوہ رُوح الامین کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ یعنی رُوح القدس [illegible] نازل ہوتا تو ملتا ہے لیکن رُوح الامین کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ اور جب کسی شخص کی خاص صفت کو نمایاں طور پر [illegible] کیا جاتا ہے تو مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ بدرجۂ خاص پوری ہو گئی۔ چنانچہ جب آپ خدا سے دعا کرتے ہیں اور رحم کی التجا کرتے ہیں تو اس وقت یہ تو نہیں کہتے کہ اے قہار خدا ہم پر رحم فرما۔ اس وقت رحمان اور رحیم ہی یاد آتا ہے۔ لیکن جب دُشمن کے ظلم سے تنگ آکر اپنے رب کو یاد کرتے ہیں تو اُس وقت رحمان اور رحیم کی بجائے قہار کا لفظ آپ کے ذہن میں جلدی آتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک طبعی بات ہے۔ پس رُوح الامین کا یہ مطلب نہیں کہ وہ دُوسرے رسول کے لئے امین نہیں تھا۔ وہ تو ایک صفتِ لازمہ ہے اور مراد یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب نازل ہُوا تو درجۂ خاص کی صفت امانت نے اپنے جلوے دکھائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنی تفسیر کبیر میں اس آیت پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس خصوصی ذکر سے مراد یہ تھی کہ جیسی حفاظت اس کلام کو ملے گی ویسی کبھی کسی اَور کلام کو نہیں دی گئی۔ یعنی نزول کے وقت کی حفاظت تو سب کو حاصل ہوتی ہے لیکن ان معنوں میں حفاظت کہ لفظی حفاظت بھی اس کو عطا ہو اور اس کے معانی کی حفاظت کا بھی مستقلاً انتظام کیا جائے۔ رُوح الامین کے نازل ہونے سے متعلق یہ پیشگوئی تھی۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بلحاظ امانت جتنا بلند ہوتا چلا جاتا ہے اسی قدر

آپؐ کے غلاموں کی ذمہ داریاں

بھی ساتھ ساتھ بڑھتی چلی جاتی ہیں۔

مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ کا ایک بہت ہی پیارا اظہار اس وقت ہوا جب فتح مکہ کے وقت خانہ کعبہ کی چابیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کی گئیں۔ چنانچہ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی

"اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا" وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ"

(النسآء - آیت: ۵۹)

کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم اپنی امانتوں کو ادا کرو۔ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کیا کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ سے باہر تشریف لاتے وقت اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے۔ اس سے پہلے میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مُنہ سے اس کی تلاوت نہیں سُنی تھی۔ یعنی اسی وقت نازل ہوئی۔ مفسرین اس کی شانِ نزول یہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ سوال کیا کہ یا رسول اللہ! جب آپ ہمارے پانی پلانے کے اعزاز کے ساتھ اس اعزاز کو بھی ملا دیں۔ یعنی ہم خانہ کعبہ کے دربان بھی شمار ہوں۔ اس سے پہلے پانی پلانے کا اعزاز الگ خاندان کو حاصل تھا اور خانہ کعبہ کی دربانی کا اعزاز الگ خاندان کو۔ لیکن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی اس درخواست کی طرف توجہ نہ فرمائی اور پُوچھا کہ عثمان بن ابی طلحہ کہاں ہے؟ جب اُن کو آنحضورؐ کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا گیا تو آپؐ نے خانہ کعبہ کی چابیاں اُن کے سپرد فرمائیں۔ کیونکہ وہ اس خاندان سے تعلق رکھتے تھے جس کے سپرد پہلے خانہ کعبہ کی دربانی کا فریضہ تھا۔ چنانچہ مفسرین لکھتے ہیں کہ گویا یہ آیت حضرت عثمان بن ابی طلحہ کے حق میں نازل ہوئی تھی۔ اور اس آیت کی رُو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو چابیاں پکڑا دی تھیں۔ حالانکہ اس آیت کا اصل منشاء کچھ اَور ہے وہ اُن کے ذہن میں نہیں آیا۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ

خانہ کعبہ کی تعمیر کا مقصدِ اعلیٰ

یہ تھا کہ اس میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی عبادت کریں۔ کیونکہ خُدا کی خاطر بنائے گئے گھروں میں سے سب سے اعلیٰ اور سب سے افضل خانہ کعبہ تھا۔ اور اس کی شان مکینوں سے تھی نہ کہ عمارت سے۔ عمارت کی ظاہری شان تو کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ یہ وہی خانہ کعبہ تھا جس میں سینکڑوں بُت اکٹھے ہو گئے تھے۔ اور جس میں ایسے گندے اور عشقیہ اشعار پر مشتمل قصیدے لٹکائے ہوئے تھے جن کو کوئی انسان کسی شریف مجلس میں پڑھ کر سُنا بھی نہیں سکتا۔ پس اس عمارت کی شان تو اس کے مکینوں سے تھی۔ اسے تو خدا کے انبیاء نے شان بخشی جو خدا کی خاطر اس گھر میں آیا کرتے تھے اور اس کی عبادت کیا کرتے تھے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے جنہوں نے پہلے اس عمارت کو شان بخشی۔ پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے جنہوں نے اس کو شان بخشی۔ لیکن ابھی تک اس کا مقصدِ اعلیٰ پورا نہیں ہو سکا تھا۔ اور جس مقصد کی خاطر یہ عمارت تعمیر ہوئی وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ پورا ہونا تھا۔ تب خانہ کعبہ کی چابیاں حضورؐ کے سپرد کی جانی تھیں۔

پس اللہ تعالیٰ یہ خوشخبری دے رہا تھا کہ آج وہ دِن ہے جب کہ خانہ کعبہ کی تعمیر کا مقصد پورا ہو رہا ہے۔ دیکھو! یہ گھر اُس کے سپرد کیا گیا ہے جس کی خاطر بنایا گیا تھا۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عجیب شان ظاہر ہوتی ہے اور مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ کی تفسیر اس طرح ہمیں معلوم ہوئی کہ جب کامل طور پر آپؐ کو مُطاع بنا دیا گیا اور جب بیت اللہ آپؐ کے سپرد کر دیا گیا تو پھر بھی آپؐ نے امانت کی ایسی باریک راہوں کو اختیار فرمایا کہ بطور انعام اور بطورِ عطا خانہ کعبہ کی چابیاں اس شخص کے سپرد کر دیں جس کے خاندان میں پہلے بھی چابیاں ہوتی تھیں۔ اور یہ بطورِ حق نہیں تھا بلکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

شانِ امانت کی انتہا

ہے کہ جب خُدا نے خانہ کعبہ آپؐ کے سپرد کر دیا تو پھر آپؐ نے از خود اس کو کسی کے سپرد کرنا تھا۔ اس کے لئے آپؐ نے اس شخص کو چُنا جس کے خاندان کو چابیاں رکھنے کا اعزاز حاصل تھا۔

پس اس آیت کی شانِ نزول تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق رکھتی ہے نہ کہ عثمان بن ابی طلحہ سے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی امانت کے انتہائی اعلیٰ مقام پر قائم تھے۔ اور اپنے غلاموں کو بھی اسی رنگ میں تربیت فرمائی یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی امانت کے حق اور اس کی باریک راہوں کو سمجھنے لگ گئے۔ چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ کھیل رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کسی کام کے لئے بھجوا دیا، میں جب ذرا تاخیر سے گھر آیا تو میری ماں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا بات ہے آج تم گھر تاخیر سے آئے ہو تو میں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کسی کے پاس پیغام دے کر بھجوایا تھا۔ اس لئے مجھے دیر ہو گئی۔ تو ماں نے پوچھا کیا بات تھی۔ آپؓ نے کہا میں تمہیں کیوں بتاؤں، یہ تو میرے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امانت ہے۔ مجھے تو حضورؐ نے اجازت نہیں دی کہ میں تجھے بتاؤں۔ ماں نے کہا، ہاں بیٹے! کسی کو بھی نہ بتانا۔ اسی طرح امانت کے حق ادا ہوتے ہیں۔ پس کتنی باریک تعلیم تھی اور کتنا گہرا اثر چھوڑا ہے اپنے غلاموں پر کہ

بچے بھی امانت کے راز سمجھ گئے

اور امانت ایسے عظیم الشان مقام پر پہنچی کہ اس سے پہلے تاریخ میں دنیا نے کبھی ایسے امین نہیں دیکھے تھے اور یہ اثر بڑی دیر تک اُمتِ مسلمہ میں جاری رہا۔

گبن ایک مشہور مؤرخ ہے۔ وہ ایک مسلمان بادشاہ کی امانت کے اس معیار کا ذکر کرتے ہوئے حیرت کے ساتھ اپنا سر جھکا لیتا ہے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمت میں پیدا کیا تھا۔ وہ اس بات کا واضح طور پر ذکر کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ یہ جو میں واقعہ بیان کر رہا ہوں اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے امانت پر اتنا زور دیا ہے اور اُمت کو امانت کی ایسی باریک راہوں پر چلایا ہے کہ یہ اسی کا فیض تھا کہ سینکڑوں سال بعد یہ واقعہ رُونما ہُوا۔ الپ ارسلان کا بیٹا ملک شاہ جب بادشاہ بنا تو چونکہ اس کے والد ایسے وقت

میں گذر گئے جب کہ اس کی عمر ابھی چھوٹی تھی۔ تو شریک لوگوں نے اور رشتہ داروں نے اپنی اپنی جگہ حکومت کے اعلان کرنے شروع کر دیئے جس سے ملک میں ایک عام بغاوت کی فضا پیدا ہوگئی۔ اس وقت اُن کا ایک شیعہ وزیر تھا چونکہ شیعہ تھا اس نے اُن کو کہا کہ کیوں نہ ہم امام موسیٰ رضا کی قبر پر چلیں اور وہاں دعا کریں۔ اس دعا کا خاص اثر ہوگا۔ ملک شاہ نے یہ بات مان لی۔ وہ دونوں حضرت امام موسیٰ رضا کی قبر پر گئے اور دعا کی۔ دعا کے بعد ملک شاہ نے اپنے وزیر سے پوچھا کہ بتاؤ تم نے کیا دعا کی تھی؟ وزیر نے جواب دیا کہ میں نے یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح نصیب فرمائے۔ پھر وزیر کے پوچھنے کے بغیر انہوں نے کہا کہ جانتے ہو میں نے کیا دعا کی تھی؟ میں نے یہ دعا کی تھی کہ اے خدا اگر میرے چچا زاد بھائی مجھ سے زیادہ اس امانت کے اہل ہیں کہ تیری مخلوق پر اور مسلمانوں پر حکومت کریں تو اے خدا! آج کے دن تو میری جان اور میرا تاج و تخت مجھ سے واپس لے لے میں اس کا اہل نہیں ہوں۔

یہ واقعہ بیان کر کے گبن لکھتا ہے کہ

ساری انسانی تاریخ میں

امانت کا اس سے زیادہ روشن واقعہ کوئی پیش نہیں کر سکتا۔ لیکن ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتا ہے کہ جانتے ہو کیوں ایسا ہوا؟ اس لئے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (وہ تو صرف محمد لکھتا ہے) نے اپنی اُمت کو امانت کے یہ طور اطوار اور یہ ادائیں سکھا دی تھیں۔ اس وجہ سے ملک شاہ نے یہ دعا کی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جب آہستہ آہستہ امانت ضائع ہو گئی اور حضور اکرمؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق ضائع ہوئی کیونکہ آپؐ نے فرمایا تھا کہ آئندہ جب ساعت آئے گی تو ساعت سے پہلے جو نشانیاں ہیں اُن میں ایک اہم نشانی یہ ہوگی کہ امانتیں ضائع کر دی جائیں گی۔ لوگ بد دیانت اور خائن ہو جائیں گے۔ جیسا کہ اس زمانہ میں ہر کسی کو یہ نظر آ رہا ہے۔

ساعت کے لفظ میں تو شجری تھی مطلب یہ نہیں تھا کہ فوراً ساعت آ جائے گی اور پھر معاملہ ختم ہو جائے گا۔ بلکہ اس ساعت کو مسیح کی آمد ثانی کے ساتھ وابستہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ روحانی قیامت آنی تھی۔ اور یہ دراصل مسیح کے آنے کی نشانی تھی کہ جب بد دیانتی عام ہو جائے گی۔ خیانت شروع ہو جائے گی۔ اور امانت اُٹھ جائے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اس مسیح کو بھیجے گا جس کے ساتھ ایک ساعت نو آ جائے گی۔

ایک روحانی انقلاب برپا ہو جائے گا

مٹتا ہوا اسلام دوبارہ اجاگر ہو جائے گا۔ پھر یہ دلوں میں داخل ہوگا۔ پھر یہ اعمال میں جاری ہوگا اور دنیا کے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے گا۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے امین بنایا۔ اور روح الامین کو آپ پر نازل فرمایا۔ اس کا ایک یہ بھی تقاضا تھا کہ آپ کی امانت کو ضائع نہیں ہونے دیا جائے گا۔ دوبارہ ایسا نظام جاری کیا جائے گا کہ یہ مٹتی ہوئی امانتیں پھر دوبارہ واپس آ جائیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی الہاماً امین فرمایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو الہاماً فرمایا۔

"سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا إِبْرَاهِيمُ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ"

کہ اے ابراہیم تو! اے اس نئے دور کے ابراہیم! تجھ پر سلامتی ہو۔ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ اس زمانہ میں میرے حضور تو ہی مکین اور امین ہے۔

پس ہم تو تجدید عہد کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لا کر دوسری ذمہ داریوں کے نیچے آ گئے۔ ہمارا تو بہت زیادہ فرض ہے کہ ہم اس امانت کے حق کو ادا کریں۔ اور اسے مٹنے نہ دیں۔ لوگ غلط فہمی سے یہ سمجھتے ہیں کہ امانت بڑی بڑی چیزوں میں تو ٹھیک ہے۔ چھوٹی چھوٹی چیزوں میں کیا فرق پڑتا ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں جو سبق سکھایا ہے وہ یہ ہے کہ امانت شروع ہی چھوٹی باتوں سے ہوتی ہے۔ جو شخص چھوٹی باتوں میں امانت کا حق ادا نہیں کرتا وہ بڑی باتوں میں اس کا حق ادا کر ہی نہیں سکتا۔

میں نے پہلے آپ کو ایک واقعہ سنایا تھا، اب

ایک اور واقعہ سناتا ہوں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک دفعہ کسی نے کچھ مسواکیں پیش کیں۔ آپؑ بہت خوش ہوئے۔ کیکر کی تازہ مسواکیں تھیں۔ آپؑ نے اُن کو بہت پسند فرمایا۔ لیکن معاً پوچھا، یہ کہاں سے لائے ہو۔ تو مسواکیں پیش کرنے والے خادم نے عرض کیا، حضور! میں نے یہ فلاں کھیت سے کیکر سے کاٹی ہیں۔ آپؑ نے فرمایا وہ تو ہمارا کھیت نہیں ہے۔ تم نے اس کے مالک سے پوچھا نہیں ہے۔ یہ مسواکیں لے جاؤ۔ یہ میرے لئے جائز نہیں۔

یہ بظاہر بڑی معمولی بات ہے۔ کیونکہ آج کل مسواکیں تو درکنار لوگوں کے پورے کے پورے ہی کاٹ کر لے جاتے ہیں۔ آندھیوں سے جب درخت ٹوٹتے ہیں تو لوگ سمجھتے ہیں سب کا حق ہو گیا ہے خاص طور پر بنگلہ دیش میں، جب وہ مشرقی پاکستان تھا۔ ہمیں اس کا تجربہ ہوا۔ وہاں ایک بہت خطرناک طوفان آیا تھا۔ غالباً یہ ۱۹۶۲ء کی بات ہے۔ اس طوفان کی وجہ سے بے شمار درخت ٹوٹے تھے۔ میں ان دنوں وہاں گیا ہوا تھا۔

طوفان کے ختم ہونے کے وقت

یا جیسا وہ نرم پڑا ہم نے باہر نکل کر دیکھا۔ موٹر پر جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ سڑک پر قدم قدم پر درخت اکھڑ کر پڑے تھے۔ لیکن مشکل یہ تھی کہ مسجد میں ہمارا پہنچنا ضروری تھا۔ وہاں پہلے سے APPOINTMENT تھی۔ چنانچہ ظفر صاحب کے ہاں میں ٹھہرا ہوا تھا اُن سے میں نے کہا اب کس طرح جائیں گے۔ انہوں نے کہا فکر نہ کریں تھوڑی دیر کے بعد سب سڑکیں صاف ہو جائیں گی۔ اُن کو اس جگہ کا تجربہ تھا۔ چنانچہ مشکل کوئی نصف گھنٹہ گذرا ہوگا تو انہوں نے کہا باہر نکلو تو سہی۔ ہم موٹر پر روانہ ہوئے تو مسجد تک پہنچتے پہنچتے سڑک پر ایک بھی درخت نظر نہ آیا جس طرح کیڑیاں مٹھائی پر نکلتی ہیں اس طرح لوگ آناً فاناً نکلے اور سارے درخت غائب کر گئے۔

پس امانت ضائع ہونے کا جو نقشہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھینچا تھا وہ بھی نظر آیا کہ درخت غائب ہو رہے ہیں۔ اور جب وہ امین آیا جس کے سپرد دوبارہ امانتیں سپرد کی جانی تھیں۔ تو مسواکیں غائب ہونا بند ہو گئیں۔ کتنا فرق ہے، یہ تھا وہ وجود جسے دوبارہ امانتوں کو زندہ کرنے کا کام سپرد کیا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت چھوٹی باتوں میں احتیاط کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ اور بہت چھوٹی باتوں میں احتیاط فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپؑ آرام فرما رہے تھے کہ سید فضل شاہ صاحب آپؑ کے پاؤں دبا رہے تھے، تو دباتے دباتے آپؑ کے کوٹ کی جیب پر ہاتھ پڑا تو اندر سے ٹھیکریوں کی آواز آئی۔ انہوں نے سمجھا کہ کسی بچے نے جیب میں ڈال دی ہیں آپؑ کو پتہ نہیں لگا۔ انہوں نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹھیکریاں نکالیں اور باہر پھینکنے لگے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنکھ کھل گئی۔ آپؑ نے فرمایا یہ کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا میں نے یہ ٹھیکریاں نکالی ہیں تاکہ باہر پھینک دوں۔ آپؑ نے فرمایا، بالکل نہیں۔ واپس جیب میں ڈال دیں۔

یہ میرے محمود کی امانت ہے

وہ میرے پاس امانت رکھوا گیا تھا۔ واپس آئے گا تو پوچھے گا اور جب ٹھیکریاں نہیں پائے گا تو کہے گا یہ کیسی امانت کا حق ادا کرتے ہیں۔ یعنی میرے بیٹے پر کیا اثر پڑے گا کہ ساری دنیا کو امانت کی تعلیم دے رہے ہیں اور بچے کی ٹھیکریاں بھی نہیں بچا سکے۔ ——— پس یہ وہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں جو حقیقت میں انسان کو امانت کے راز بتاتی ہیں۔ یہ ٹھیکریاں نعل و جواہر سے بڑھ جاتی ہیں جب امین کی جیب میں جاتی ہیں۔ اگلی نسلوں کی امانت کی حفاظت کرتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو امانت کا اپنا حق ادا کر دیا۔ کیا ہم اس حق کو ادا کر رہے ہیں جو ہم پر عائد ہوتا ہے؟ کیا ہم میں آج کوئی ملک شاہ موجود ہے جو سینکڑوں سال گذرنے کے بعد بھی اس باریکی سے امانت پر نگاہ کرے۔ اگر ایسے لوگ کم ہیں تو خوب یاد رکھیں کہ آج کے زمانہ میں جو امانت کا حال ہے، آج کے زمانہ کو ایک ملک شاہ کی ضرورت نہیں ہے۔ آج تو جماعت کو لاکھوں ملک شاہ پیدا کرنے پڑیں گے تب یہ جہاد، اسلام کے حق میں کامیاب جہاد کے طور پر آگے بڑھایا جائے گا۔

اسلامی خلق نے اس میدان میں بہت شکست کھائی ہے۔ اتنے دکھ کے مناظر ہیں کہ شرق و غرب میں سب سے زیادہ خیانت مسلمان ممالک میں نظر آ رہی ہے۔ اتنے دکھ کا مقام ہے کہ وہ جو ساری دنیا کے امین بنائے گئے تھے آج ساری دنیا اُن پر ہنستی ہے۔ اور کہتی ہے یہ دیکھو خائن لوگ۔ پس اس کھوئی ہوئی بازی کو ہم نے جیتنا ہے۔ دوبارہ پانسے کو پھر پلٹنا ہے۔ یہ کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم **امانت کے ہر رنگ تقاضوں کو پورا کریں**۔ خدا کی محبت کی نگاہیں ہم پر پڑیں۔ اور اللہ تعالیٰ آسمان سے یہ کہے کہ اے اس امین کے غلامو! تم نے اس حق کو خوب ادا کر دیا۔ خوب ادا کر دیا اور خوب ادا کر دیا۔ اب میرے حضور تم حاضر ہو گے تو میں تمہیں پیار اور محبت سے نوازوں گا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

(منقول از الفضل ربوہ ۵ فروری ۱۹۸۴ء)

"پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم کی خونچکاں داستان"

محترم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں نیشنل پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ انگلستان نے نظارت امور عامہ قادیان کے توسط سے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے افراد کے خلاف ظلم و تشدد کے تازہ ترین واقعات پر مشتمل جو تشویشناک تفصیل ارسال فرمائی ہے اسے قارئین مبشر کی آگاہی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان میں مقیم ہمارے تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کا حامی و ناصر ہو۔ اور مخالفین احمدیت کے انتہائی خطرناک اور ناپاک عزائم کو ناکام و نامراد کرے۔ آمین ❊

محترم چوہدری صاحب رقم طراز ہیں کہ:-

آمدہ تازہ اطلاعات کے مطابق پاکستان میں مزید افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور یہ عمل سارے پاکستان میں جاری ہے۔ گھیانا ضلع گجرات میں جماعت اسلامی کے ایک ممبر نے کہا ہے کہ بے شک ہمارے اور احمدیوں کے درمیان عقائد کا اختلاف ہے۔ تاہم ان کے خلاف آرڈیننس کا اجراء سراسر ناجائز اقدام ہے۔

برطانیہ کے ممبران پارلیمنٹ سے رابطہ

اس دوران جماعت احمدیہ لندن کے ذمہ دار افراد کی طرف سے وہاں کے ایم پی صاحبان کے ساتھ جماعت احمدیہ پاکستان پر توڑے جا رہے مظالم کے تعلق سے رابطہ قائم کیا گیا جس پر سر ڈیڈلے سمتھ ایم پی نے سیکرٹری آف سٹیٹ فار فارن اینڈ کامن ویلتھ افیئرز سے دریافت کیا کہ وہ حکومت پاکستان میں احمدیوں کی حفاظت کے بارہ میں کیا کارروائی کر رہے ہیں۔ کیونکہ انگلستان میں ان پاکستانی احمدیوں کے رشتہ دار موجود ہیں مہربانی کر کے وہ اس بارہ میں اپنا بیان دیں۔ مسٹر وٹنے (سیکرٹری آف سٹیٹ) نے جواب دیا کہ ہم پاکستانی حکومت کے اس اقدام سے باخبر ہیں۔ جو اس نے احمدیوں اور قادیانی جماعت کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے کیا ہے۔ اسلام آباد میں حکومت برطانیہ کے سفیر نے پاکستانی حکام سے اس بارہ میں گفتگو کی ہے۔ پاکستانی حکام نے اس بات پر زور دیا کہ وہاں احمدیہ جماعت کو کسی قسم کی تکلیف دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہمارا مقصد تو صورت حالات کو قابو میں رکھنا اور احمدیہ جماعت کو متعصب لوگوں سے محفوظ کرنا ہے جن میں سے بعض کو گرفتار بھی کیا گیا ہے۔ پاکستانی حکام نے یہ بھی اشارہ دیا کہ ظلم و تشدد کا ہر واقعہ جو احمدیوں کے خلاف ہو گا اس سے سختی سے نپٹا جائے گا۔

جو وضاحت پاکستانی گورنمنٹ نے دی ہے ظاہر ہے کہ وہ درست نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ حکومت نے خود اپنے ذرائع ابلاغ کے ذریعہ ہی صورت حالات پیدا کی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آرڈیننس اس لئے نافذ کیا گیا ہے کہ تا احمدیوں کے خلاف ملاؤں کی اشتعال انگیزی کے اثرات سے احمدیوں کو بچایا جا سکے۔ ہر معاملہ میں جنرل ضیاء الحق کی فوجی حکومت اس بات کی ذمہ دار ہے کہ اس نے فساد کرنے والوں کو ایسی خطرناک صورت حالات پیدا کرنے کی کھلی چھٹی اور اجازت دی۔

اسی طرح کا جواب پارلیمنٹ کے بیشتر ممبران کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ جنہوں نے احمدی اکثریت کے اپنے حلقہ کے حلقہ سے نمائندگی کرتے ہوئے برطانوی وزارت خارجہ کے دفتر میں یہ معاملہ رکھا ہے۔ اس بات کے لئے اقدام کئے جا رہے ہیں کہ وزارت خارجہ اور کامن ویلتھ کے دفاتر کو آگاہ کیا جائے کہ پاکستانی حکومت کی وضاحت گمراہ کن ہے۔ اور اس آرڈیننس کے ذریعہ پاکستان کے احمدیوں کے بنیادی حقوق کی صریحاً خلاف ورزی ہوئی ہے۔

ایک اور احمدی شہید کر دیا گیا

بڑے دکھ کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ ایک مخلص احمدی محترم ڈاکٹر عبدالقادر صاحب جو کہ سوشل سیکورٹی ڈیپارٹمنٹ فیصل آباد سے تعلق رکھتے تھے کو مورخہ ۴ جون ۸۴ کو شہید کر دیا گیا۔ کوہ نور مل کا ایک ملازم ان کے گھر طبی امداد لینے کیلئے آیا۔ جب ڈاکٹر صاحب اس کا معائنہ کر رہے تھے تو اس وقت اس شخص نے ڈاکٹر صاحب کے پیٹ میں چار بار چاقو گھونپا محترم ڈاکٹر صاحب کو فوراً ہسپتال لے جایا گیا لیکن وہ چند گھنٹوں کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ڈاکٹر صاحب کے نوکر نے شور مچا دیا اور حملہ آور کو گھر کے لوگوں نے تعاقب کر کے پکڑ لیا اور حوالہ پولیس کر دیا۔

ظلم و تشدد کے مزید واقعات

(۱) لاہور کی علماء کمیٹی کے ایک ممبر کی جھوٹی شکایت پر دو احمدی افراد پر "ایک حرف ناصحانہ" نامی کتابچہ تقسیم کرنے کا الزام لگا کر ان میں سے ایک احمدی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

(۲) اسلام آباد کے ایک احمدی نوجوان (عمر ۱۸ سال) پر جبکہ وہ موٹر سائیکل پر سوار ہو کر جا رہا تھا، تین افراد نے چاقو سے حملہ کیا، انہیں فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا مگر ہسپتال کے عملہ نے یہ کہہ کر علاج کرنے سے انکار کر دیا کہ پہلے اس کی رپورٹ پولیس کو کی جائے۔ مجبوراً اس نوجوان کا ایک پرائیویٹ ڈاکٹر کے ذریعہ علاج کیا گیا۔ پولیس نے بھی رپورٹ لکھنے سے انکار کیا۔ اب یہ معاملہ بالا اختیار اتھارٹیز کے علم میں لایا جا رہا ہے۔

(۳) مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ میر جٹھہ (گوجرانوالہ) کی طرف سے رپورٹ کی گئی ہے کہ ان کے فارم کو پانی کی سپلائی منقطع کر دی گئی ہے جس سے ان کی فصل کا اسی فیصدی نقصان ہو گیا ہے۔ جن افراد نے ایسا کیا ہے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔

(۴) موضع مرولیاں بالا ضلع سرگودھا میں صرف ایک احمدی فیملی رہ رہی ہے جس کا سوشل بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔ وہاں پر جب ایک اور شخص سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا تو اس پر اپنے عقیدہ کا اعلان کرنے کے لئے دباؤ ڈالا گیا نتیجۃً اس کی بیوی بھی احمدی ہو گئی الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ہر دو میاں بیوی کو ہمت و استقلال عطا فرمائے آمین۔

(۵) خوشاب ضلع سرگودھا کے ایک احمدی طالب علم کو ایک غیر احمدی طالب علم نے گالیاں دیں اور اس پر مجرمانہ حملہ کیا۔ دوسرے غیر احمدی طلباء نے بھی طالب علم مذکور کو تکالیف دیں۔ پولیس کو اطلاع دی گئی مگر پولیس نے بجائے غیر احمدی طلباء کو گرفتار کرنے کے الٹا احمدی طالب علم کو گرفتار کر لیا۔

(۶) ڈیرہ غازی خاں میں ملاؤں نے انتہائی شر انگیز تقاریر کیں اور لوگوں کو کہا کہ احمدیہ مسجد مسمار کر دیں پولیس کو اطلاع دی گئی جس نے حفاظت کے لئے بعض اقدام کئے ہیں۔ خدام کا مسجد پر پہرہ بٹھا دیا گیا ہے۔ جس کے بعد کوئی تشویشناک واقعہ رونما نہیں ہوا۔

(۷) شادادپور (سندھ) میں جماعت احمدیہ کی سخت مخالفت ہو رہی ہے۔ غیر احمدی ملا مسلسل اشتعال انگیز تقاریر کر رہے ہیں۔ ایک مولوی نے اپنی تقریر میں کہا کہ "کیا تم لوگ ایک قادیانی سے نپٹ نہیں سکتے ہو۔" اس نے ہمارے ایک مرحوم احمدی بھائی جنہیں گزشتہ دنوں شہید کیا جا چکا ہے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ "دیکھو! ایک شخص نے ایک قادیانی کو قتل کر کے جنت میں سیٹ (SEAT) محفوظ کر لی ہے"۔ تعجب ہے کہ یہ ملا خود اپنے لئے جنت میں SEAT بک کیوں نہیں کراتے — !؟

(۸) آرڈیننس کے نافذ ہونے کے معاً بعد بستی گاذر دار (ڈیرہ غازی خاں) سے بہت تھوڑے فاصلہ پر واقع ایک گاؤں میں ایک ہجوم ہماری مسجد پر قبضہ کرنے کی نیت سے آیا۔ ڈیوٹی پر موجود دو خدام اور دو انصار نے ان کی مدافعت کی اور انہیں واپس جانے پر مجبور کر دیا۔

(۹) دو نوجوانوں نے مسجد احمدیہ اسلام آباد کے اندر زبردستی گھسنے کی کوشش کی۔ مگر ڈیوٹی پر موجود خدام نے انہیں قابو کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ تو محض وہاں سے گزر رہے تھے اس پر انہیں چھوڑ دیا گیا۔ ازاں بعد ان کو ایک غیر احمدیوں کی مسجد میں گھستے دیکھا گیا۔

(۱۰) کاموکے اور چک چٹھہ میں ملاؤں کی اشتعال انگیز تقاریر کی وجہ سے جماعت کو زبردست مخالفت کا سامنا ہے۔ ماحول میں تناؤ پایا جاتا ہے۔

(۱۱) ٹاہلی (سندھ) کے ایک احمدی کو "ایک حرف ناصحانہ" نامی کتابچہ تقسیم کرنے کے جھوٹے الزام میں ایک غیر احمدی کی گواہی پر گرفتار کر لیا گیا۔ پہلی پیشی پر ہی شکایت کنندہ نے اپنے جھوٹے الزام کا اقرار کر لیا اور شکایت واپس لے لی۔

(۱۲) خطبہ جمعہ میں جامع مسجد سکھر (سندھ) کے خطیب نے حاضرین کو کہا کہ وہ احمدیوں کو رمضان میں روزے نہ رکھنے دیں۔ اور احمدیوں کے خلاف جہاد شروع کریں۔ کیونکہ گورنمنٹ احمدیوں کے خلاف مزید کچھ نہیں کر رہی۔ نیز یہ کہ اگر جہاد میں کوئی مارا گیا تو وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔

(۱۳) پولیس نے نواب شاہ اور بندی (سندھ) میں ہماری بلڈنگوں کا معائنہ کرنے کے بعد احمدیہ مساجد اور محمود ہال پر لکھا ہوا کلمہ طیبہ مٹا دیا ہے جماعت احمدیہ نواب شاہ کے دو افراد پر اپنے آپ کو مسلمان کہنے کے الزام میں مقدمہ بھی ایک عدالت میں زیر سماعت ہے۔

(۱۴) جماعت احمدیہ پنوں عاقل (سندھ) کے ایک فرد کو ایک مقامی نامی ڈاکو کا دستخط شدہ دھمکی آمیز خط ملا ہے۔ پولیس نے کہا ہے کہ یہ چٹھی جعلی ہے اور ضرور کسی ایسے شخص نے لکھی ہے جو کہ مذہبی عناد رکھتا ہے۔ بعد میں دو نوجوانوں نے اس احمدی کے گھر جا کر اس کا مذاق اڑانا چاہا۔ پولیس کو اطلاع دی گئی جس نے ان دونوں نوجوانوں کو گرفتار کر لیا۔ دونوں ایک لوکل مدرسہ کے طالب علم تھے۔ پولیس نے ان کا ریمانڈ حاصل کر لیا ہے۔

(باقی صفحہ ۱ کالم نمبر ۳، ۴ پر)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَ یَدِہٖ (بخاری)

ترجمہ:- مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

محتاج دعا:-

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

از مکرم سردار احمد صاحب چوہدری بوٹسوانا

ایسے بھی ہیں کچھ پھول جو مرجھا نہیں سکتے

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ حقیقت بار بار بیان فرمائی ہے کہ خدائی جماعتیں اپنے اپنے زمانہ میں ابتلاؤں اور طوفانوں کے صبر آزما مراحل سے گزر کر پنپا کرتی ہیں۔ قدم قدم پر انہیں ایذا رسانیوں کا ہدف بنایا جاتا ہے۔ مخالفین حق اپنی ریشہ دوانیوں سے ظلم و ستم کا وہ بازار گرم کرتے ہیں کہ انہیں دیکھ کر انسانیت بھی شرم سے منہ چھپا لیتی ہے۔ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جبر و استبداد، ظلم و تشدد مومنوں کو راہِ حق سے منحرف کرنے کی بجائے ہمیشہ اُن کے ایمان و یقین میں ازدیاد کا موجب بنتے ہیں۔ جملہ انبیائے علیہم السلام کی حیات مبارکہ کا ایک ایک ورق اس بات پر شاہد ہے کہ آج تک ایک بار بھی تو ایسا نہیں ہوا کہ کوئی الٰہی جماعت اپنے مقصد کے حصول میں ناکام رہی ہو یا اُن کی ترقی اس خوف و ہراس کے باعث جو صاحب اقتدار لوگوں کا پیدا کردہ ہوتا ہے راستہ میں رُک گئی ہو بلکہ یہ بادِ مخالف ہمیشہ انہیں اُوپر سے اُوپر اُڑا کرلے جاتی ہے تاآنکہ دشمن ہمت ہار کر اسی خدائی "العروۃ الوثقیٰ" کا سہارا ڈھونڈھنے پر مجبور ہوتا ہے۔

یہ فتنے یہ روز روز کی آزمائشیں ہی ہیں جو الٰہی جماعتوں کے لئے تازیانہ کا کام کرتی ہیں۔ دشمن اُن کی تباہی و بربادی کی تدابیر کرتا ہے مگر یہی تدابیر الٰہی جماعت کی ترقی کے لئے کھاد بن جاتی ہیں۔ جُوں جُوں مصائب و مشکلات میں شدت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ مومن اتنا ہی خدائی وعدوں کو یاد کرتے ہوئے قربانی و ایثار میں آگے بڑھتا چلا جاتا ہے صبر و استقامت کا دامن تھامے اپنی منزل پر جلد از جلد پہنچنے کے لئے سرگرداں رہتا ہے۔ مومن جب یہ دیکھتا ہے کہ مصائب کی کالی گھٹائیں ہر سمت سے منڈلاتی چلی آرہی ہیں اور ان گھٹاؤں کے پسِ پردہ کسی صاحب ثروت یا صاحبِ اقتدار جابر حاکم کا چہرہ نمایاں ہو رہا ہے تو مومن اپنی عاجزی اور بے کسی کا رونا کسی غیر کے سامنے نہیں روتا بلکہ اپنے خالق و مالک خدا کے دربار میں گریہ و آہ و زاری کرتا ہے اور زبانِ حال سے یہ کہتا ہے کہ اے خدائے ذو الجلال تیرا نام، تیرے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دُنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے یہ سب بار اُٹھایا تھا۔ ہمیں اپنے جان و مال کا غم نہیں اگر غم ہے تو صرف یہ کہ تیرے نام لیواؤں کے ساتھ ایسا سلوک کیوں ہو۔ تب دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے یہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ عرش عظیم تک رسائی پاتے ہیں اور چشم بصیرت رکھنے والے وہی منظر پھر سے دیکھتے ہیں جو آج سے چودہ سو سال پہلے بدر کے مقام پر دیکھا گیا تھا۔

پس جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی پاکستان میں اور دُنیا کے ہر چہار سمت اس کا پھیلاؤ ایک طرف ہم احمدیوں کے لئے مسرت و شادمانی کا سامان پیدا کرتا ہے دوسری طرف ہمارے حاسدین اس پر نہ صرف چیں بجبیں ہیں بلکہ انسانیت سوز اور قبیح حربے ہمارے خلاف استعمال کرنے پر اُتر آئے ہیں۔ مگر یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی سُنّت مستمرّہ کے مطابق سرانجام پا رہا ہے۔ جماعتِ احمدیہ خدائی وعدوں کے مطابق دُنیا کے کناروں تک پھیل رہی ہے اور ادھر مخالفت بھی چند نام نہاد علماء کے حلقہ سے نکل کر حکومتی ایوانوں میں ہلچل پیدا کر رہی ہے

" اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا "

خدائی وعدہ ہماری آنکھوں کے سامنے پورا ہو رہا ہے۔ اور ہم شاداں و فرحاں ہیں کہ ہماری حقیر قربانیاں کس قدر شیریں پھل لا رہی ہیں۔ دوسری طرف تندیٔ بادِ مخالف سے ہمیں کوئی گھبراہٹ اور سراسیمگی نہیں کیونکہ یہ بھی تقدیر الٰہی ہے جس کے ساتھ ہماری کامیابی و کامرانی وابستہ ہے۔

آج سے ۹۰ سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے راستے میں پیش آنے والی مشکلات کا کس قدر واضح الفاظ میں نقشہ کھینچا ہے۔ حضور اپنی کتاب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں۔

" اے میرے دوستو! جو میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو۔ خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نگاہ سے دیکھے گئے ہو۔ اور ایک ابتلا کا وقت تم پر ہے۔ اسی سُنّت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے۔ ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی اور ہر ایک جو تمہیں ہاتھ یا زبان سے دُکھ دے گا خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے اور کچھ آسمانی ابتلا بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سن رکھو کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو۔ یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے ...... خدا بڑی دولت ہے۔ اس کے پانے کے لئے مصیبتیں اُٹھانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو ...... نمازیں بہت پڑھو اور دعا میں اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔"

[illegible] حضور نے کس قدر واضح الفاظ میں [illegible] کی آمد سے [illegible] جماعت کو آگاہ فرما دیا ہے بلکہ [illegible] فرمایا کہ مصائب و آلام آئیں گے بلکہ ان سے بچنے اور محفوظ رہنے کا [illegible] اور علاج بھی بیان فرما دیا ہے۔ پس احباب جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ صدق دل سے حضور علیہ السلام کے فرمودہ علاج کو اپنائیں اگر ہم ایسا کریں گے تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ تو سنو اس سوال کا جواب بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہی مبارک الفاظ میں سُنو اور یقین رکھو کہ جب مصائب کا دور حضور کے فرمان کے مطابق آیا ہے تو دوسرا وعدہ بھی حتمی طور پر پورا ہوگا۔ حضور کس قدر وثوق اور یقین کے ساتھ فرماتے ہیں۔

" خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ سو اے سُننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

(تذکرہ صفحہ ۵۹۷)

ان چند تمہیدی الفاظ کے بعد میں اپنے اصل مقصد کی طرف آتا ہوں۔ آج کل جماعت احمدیہ پاکستان کے احباب جن مصائب و مشکلات سے دوچار ہیں اور مخالفین کی چیرہ دستیوں کا شکار بن رہے ہیں نہ صرف پاکستان بلکہ اسلام کی تاریخ کا ایک سیاہ دور ہے۔ مملکت خداداد پاکستان جس کے قیام و استحکام میں احمدیوں نے اپنی جان، مال اور عزت کی قربانی پیش کرنے میں کبھی دریغ نہیں کیا تھا بلکہ ہر قومی سانحہ پر احمدی صفِ اوّل میں کھڑے نظر آتے تھے۔ آج وہاں احمدیوں کو شہری حقوق تو درکنار انسانیت کے حقوق سے بھی محض اس جرم میں محروم کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنے آپ کو احمدی مسلمان کیوں کہتے ہیں، وہ پنج وقتہ نماز کیوں ادا کرتے ہیں۔ وہ نماز کے لئے لوگوں کو آذان کے ذریعہ کیوں بلاتے ہیں۔ وہ مسجد کو مسجد کیوں کہتے ہیں۔ مگر دوسری طرف وہ ملا اور جمعیت علماء ہند کے پرانے کرتا دھرتا غیر ملکی تجوریوں سے روپیہ بٹور کر پاکستان کو "پلیدستان" اور قائداعظم محمد علی جناح کو "کافرِ اعظم" کہنے والے دندناتے پھرتے ہیں اور ظلم تو یہ ہے کہ آج حکومت بھی اُن کے اشاروں پر ناچ رہی ہے۔ مگر دیکھنا تو یہ ہے کہ ان اندوہناک حالات میں جماعت کے مرد و زن، بچوں اور بوڑھوں کے جذبات اور احساسات کیا ہیں؟ وہ ہنستے اور مسکراتے ہوئے قلبی بشاشت سے ان حالات کے سامنے سینہ سپر ہیں یا اُن کے چہروں پر گھبراہٹ کے آثار ہویدا ہیں۔ اس امر کا صحیح اندازہ ان ہزارہا خطوط سے بھی لگایا جا سکتا ہے جو ہر روز دُنیا کے کونے کونے سے حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں موصول ہو رہے ہیں۔ انہی خطوط میں سے ایک خط میرے سامنے پڑا ہے۔ جسے ایک بار نہیں کئی بار حیرت اور رشک سے پڑھ چکا ہوں۔ یہ خط ایک ننھی مُنّی احمدی بچی نفیسہ کریم کا لکھا ہوا ہے۔ لندن میں رہنے والی ہونہار نو سالہ بچی نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اردو پڑھنا ہی نہیں لکھنا بھی سیکھ لیا ہے۔ نہایت سادہ

تعلقات سے۔ پیارے چھوٹے چھوٹے جملوں میں اپنے دلی احساسات کا ایسا مؤثر اظہار اس بچی نے کیا ہے کہ پتھر سے بنا دل بھی اسے پڑھ کر پگھل جائے۔ اس پیاری بچی نے قرآن مجید کی تلاوت اور خوش الحانی سے نظم پڑھنے پر انعام پایا۔ بیڑیسی-ETTER (BEATE) آرٹ کونسل کی طرف سے اچھی تصاویر بنانے پر انعامات ملے۔ انعامات کی کل رقم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے کتنے ہی پیارے الفاظ میں اپنے آقا کے حضور التجا کی ہے۔ ”پیارے حضور! آپ میرے لئے بہت دُعا کریں۔ جب اللہ میاں مجھے بہت سے پونڈ دیں گے تو پھر میں تھوڑے سے خود خرچ کرونگی اور باقی چندہ میں دوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ“ ہمارے مخالفین کے لئے یہ لمحۂ فکریہ ہے کہ جس قوم کے بچوں کے دل نور ایمان سے اس قدر معمور ہیں جن کا اظہار اس معصوم بچی نے کیا ہے۔ کیا اسے دُنیا کی کوئی طاقت صفحۂ ہستی سے محو کرسکتی ہے۔ ایں خیال است و محال است و جنوں۔

جماعت احمدیہ انگلستان کی بے مثال مالی قربانیوں کا ذکر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبات جمعہ میں فرما چکے ہیں۔ بیسیوں مثالیں ایسی کہ ہماری بہنوں نے اپنے گلے کے ہار، کانوں کی بالیاں اُتار کر اسلام کی اشاعت کے لئے اپنے امام کے حضور پیش کردیں۔ بچوں نے اپنے جیب خرچ سے بچائی ہوئی پونجی حضور کے قدموں پر نچھاور کردی۔ قربانیوں کا یہ جذبہ اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ جماعت کے افراد خدائی نصرت اور الٰہی وعدوں پر کتنا پختہ یقین رکھتے ہیں کہ بغیر ایسے محکم یقین کے قربانی ممکن ہی نہیں ہوسکتی۔

خطوط کا یہ دوسرا پشتہ جرمنی سے آئے ہوئے مکتوب پر مشتمل ہے۔ اس میں جرمن نسل کے احمدی مسلم بھائیوں کے خطوط بھی ہیں اور ان احباب کے بھی جو برّ اعظم ہندو پاک سے وہاں آباد ہو چکے ہیں ان میں سے ہر خط اپنے اپنے رنگ میں اخلاص اور محبت سے بھرا پڑا ہے۔ ہیمبرگ سے ہماری بہن نجمہ حفیظ یہ عہد دہراتی ہیں کہ ”حضور کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہوں۔“ جماعت احمدیہ HEILBRONN کے جملہ افراد نے اجتماعی تجدید عہد کرتے ہوئے لکھا ہے۔ ”پاکستان کے کربناک حالات سے آگاہی پاکر سخت بے چین و بے قرار ہیں...... ہم کسی بھی ضرورت پڑنے پر ہر قربانی کرنے کے لئے اپنے آقا کے اشارہ کے منتظر ہیں۔“ جرمنی کے شہر GELDERN سے ناصر احمد محمود نے لکھا ہے ”میرا دو منزلہ مکان پاکستان میں ہے...... میں اس تحریر کے ذریعہ آپ کی نذر وہ مکان کرتا ہوں جب بھی حکم ہو، جب بھی ضرورت ہو مجھ سے پوچھے بغیر حضور یہ مکان جماعت احمدیہ کوٹلی کے سپرد کر دیں۔“

بغداد (عراق) سے آئے ہوئے چند خطوط میرے سامنے ہیں۔ ایک مخلص دوست اپنے طبعی رنج اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ”صدر پاکستان کے غیر فطرتی، غیر آئینی اور غیر مہذب اقدام کا سُن کر بہت دُکھ ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ حسب سابق دشمن دلیل و برہان کے میدان میں شکست فاش کھانے کے بعد اپنی کثرت اور حکومت کے زعم میں مومنین کی عبادت گاہیں گرانے آئے ہیں۔ انہیں عبادت سے روکتے آئے ہیں۔ طرح طرح کے ظلم اُن پر ڈھاتے آئے ہیں۔ لیکن ایسا ہر جبر حق کی آواز کو دبانے کی بجائے ترقی کا موجب بنتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب بھی ایسا ہی ہوگا۔ ...... جو لوگ پاکستان میں تلخ حالات سے گزر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کا مددگار ہو اور پاکستانی قوم کو ہدایت نصیب فرمائے تا وہ اس تباہی سے بچ جائیں جو اُن کے سر پر منڈلا رہی ہے۔“ ایک سچے مومن اور سچے احمدیوں کا یہی سرمایہ حیات ہے کہ وہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دشمنوں کے وار پر وار سہتے چلے جاتے ہیں مگر زبان سے سوائے تحمید و تکبیر باری تعالیٰ اور دشمنوں کے لئے دُعائے خیر کے کوئی لفظ نہیں نکلتا۔ یہی وہ تعلیم ہے جسے ورثہ میں ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پایا ہے۔

؏ گالیاں سُن کے دعا دو۔ پاکے دُکھ آرام دو

اب جو چند خطوط میرے سامنے آئے ہیں وہ اس برّ عظیم کے باسیوں کے ہیں جنہیں دُنیا نے حقارت سے تاریک براعظم کا نام دے رکھا ہے۔ اہل یورپ نے یہ نام شاید اس لئے انہیں ودیعت کیا ہے کہ مغربی علوم و فنون۔ تہذیب و تمدن کی شعاعیں ان چہروں پر وہ ضیا پاشی نہ کرسکی تھیں جن کے بل بوتے پر اہل مغرب نازاں ہیں اور ہر لمحہ اپنی عظمت اور بڑائی کے گن گاتے ہیں، مگر آج میری نگاہ اُن کے سیاہ چہروں پر نہیں اُن کی اس روح پر ہے جو نور ایمان سے روشن ہے۔ اور حق و صداقت کے قبول کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے میں دانشوران مغرب کو مات کر چکی ہیں یورپ کی مادی آنکھ جس قدر روشن تھی افسوس کہ اس سے کئی درجہ زیادہ اُن کی روحانی آنکھ بینائی سے محروم ہوگئی۔ دین فطرت اسلام کے حلقہ بگوشوں میں جو جوش و خروش افریقی اقوام میں پایا جاتا ہے وہ مغرب میں ناپید ہے۔ سیرالیون سے مسٹر SONNO صاحب لکھتے ہیں:-

History is Repeating itself. Today all what happined To Prophets and Their communities is taking shape in The Ahmadiyya Movement in Islam, but our hope is so strong That we will overcome all These trials In sha Allah."

ایسے ہی اور دوست مسٹر F.A. MASSAQUOI نے لکھا ہے: "We are all engaged in prayer and remember-ance of Allah for our suffering brothers in Pakistan and wish This sacrifice will be accepted in an epireuording way."

جیسے میں پہلے عرض کرچکا ہوں کہ ہزاروں کی تعداد میں خطوط دُنیا کے کونے کونے سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں موصول ہو رہے ہیں۔ گلاب کے سہانے پھول جس طرح اپنی رنگینی اور مہک میں الگ الگ ہوتے ہیں ایسے ہی ہر خط اپنے جذبہ عقیدت و خلوص کے لحاظ سے جدا جدا ہے گو الفاظ مختلف ہیں مگر مدعا سب کا ایک ہے کہ اسلام کی سرفرازی قرآن کی اشاعت کے لئے خلیفۂ وقت جو قربانی طلب فرمائیں گے ہم بسر و چشم اُسے پورا کریں گے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان انمول موتیوں میں سے انتخاب میرے لئے مشکل بنتا جا رہا ہے۔ اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میرے اس اقدام سے میرے عزیز بھائیوں کی حق تلفی نہ ہو جائے۔ ہر احمدی کا جذبۂ ایمان تو اس قدر بلند اور اعلیٰ ہے کہ وہ صفحہ قرطاس پر نہیں عرش بریں پر جگہ پانے کے قابل ہے۔ اس لئے میں یہ داستان ادھوری چھوڑ کر اپنے ان بھائیوں کی طرف آتا ہوں جو صبح و شام حکام وقت کی بے جا چیرہ دستیوں کا نشانہ بن رہے ہیں کیا ان حالات میں پاکستان میں بسنے والے احمدیوں کے دلوں میں کوئی گھبراہٹ یا بے چینی ہے یا اُن کے قلوب ایمان کی حرارت سے پہلے سے زیادہ سرگرم عمل ہیں۔

آیئے میں آپ کو کنڈیارو ضلع نواب شاہ (سندھ) لے چلتا ہوں۔ اس شہر میں بٹ اینڈ کمپنی احمدیوں کی مشہور دکان ہے۔ دن دھاڑے ایک انتہا پسند مولوی سودا سلف خریدنے کے بہانے دکان میں داخل ہوتا ہے اور بغل سے خنجر نکال کر مالک دکان پر حملہ آور ہوتا ہے۔ ہمارا بھائی زخمی حالت میں ہمت کرکے اُٹھتا ہے اور حملہ آور کو نیچے گرا دیتا ہے کہ اتنے میں اُن کا چھوٹا بھائی دوسری دکان سے شور سُن کر آ جاتا ہے اور مضبوطی سے اپنے بڑے بھائی کا ہاتھ تھام لیتا ہے اور سختی سے کہتا ہے کہ نہیں ہمیں انتقام نہیں لینا ہے۔ یہ ہمارے آقا کا حکم ہے۔ اس واقعہ کی اطلاع اپنے آقا کے حضور پیش کرتے ہوئے آخر میں انور پاشا بٹ کیا التجا کرتے ہیں۔ اُن کی التجائی الفاظ ہمارے دشمنوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں۔ آپ لکھتے ہیں!-

”پیارے آقا! آپ ہمارے شہر کے لوگوں کے لئے بھی دُعا کریں کہ خدا تعالیٰ اُن پر رحم کرے اور ہمارے لئے بھی دُعا کریں کہ خدا جتنی بڑی چاہے احمدیت کی خاطر قربانی مانگے ہم ہر قربانی دیں گے۔ ضرور دیں گے ضرور دیں گے تھوڑا سا صبر بھی ہمیں دے دیا کریں۔“ اغیار کی نگاہ میں یہ ایک معمولی واقعہ ہوگا مگر نہیں ایسا نہیں۔ برادرم انور پاشا کے چند الفاظ پڑھتے ہی تاریخ اسلام میں چودہ سو سال پہلے ہونے والا سانحۂ طائف نظر کے سامنے گھومنے لگتا ہے۔ کیوں نہ ہو۔ اس جماعت کے افراد اسی رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق جنہوں نے اہل طائف کے انتہائی ظالمانہ رویہ پر بھی فرمایا تھا۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ اِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ جب اس جماعت کے آقا و مطاع سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ اُن کے سامنے ہے تو وہ کیوں اس پر عمل پیرا نہ ہوں۔ یہ مصائب اور یہ دُکھ تو وہ اسی لئے جھیل رہے ہیں کہ انہوں نے اسلام کا روشن اور صحیح چہرہ عوام کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

؎ کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غم ملت میں رکھا یا ہم نے

یہ داستان جو داستانِ غم بھی ہے اور حکایتِ روح افزا بھی تو نہ ختم ہونے والی کہانی ہے۔ غم تو ہمیں اس بات کا ہے کہ وہ مسلم قوم جس کی سرفرازی کے لئے ہماری زندگی کا ایک ایک لمحہ وقف ہے اور جس کی شان و شوکت دُنیا میں پھر سے بحال کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے اس قوم نے ہی اپنی بدقسمتی سے اسے قبول نہ کیا۔ قبول ہی نہیں کیا بلکہ اسکے وجود کو تتر بتر کرنے کیلئے بہانے ڈھونڈھنے لگے۔ یہ حکایت روح افزا یوں ہے کہ فرمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ”کَیْفَ تَھْلِکُ اُمَّۃٌ اَنَا فِیْ اَوَّلِھَا وَالْمَسِیْحُ فِیْ آخِرِھَا“ (وہ اُمت کبھی ہلاک نہیں ہوسکتی جس کے اوّل حصہ میں میرا وجود ہے اور آخر مسیح ہونگے) کے مطابق مسیح موعود کی جماعت دُنیا کے کناروں تک پھیلتی چلی جارہی ہے۔

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۳ کالم ۲ پر)

پاکستان کی ستم زدہ اقلیت

مکرم محمد زکریا صاحب ورک مقیم کنگسٹن (کینیڈا) کا پریس انٹرویو

عنوان بالا کے تحت کنگسٹن (کینیڈا) کے مؤقر انگریزی روزنامہ THE WHIG STANDARD. کے نامہ نگار جان سٹیک ہاؤس کی طرف سے مکرم محمد زکریا صاحب ورک کا ایک خصوصی پریس انٹرویو اخبار مذکور کے ۲۵ مئی ۱۹۸۴ء کے شمارہ میں شائع ہوا ہے۔ جس کا اُردو ترجمہ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقفِ جدید قادیان کے مخلصانہ تعاون سے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

"مسٹر زکریا ورک اپنے وطن پاکستان جانے سے خائف ہیں کہ اگر وہ جائیں تو انہیں گرفتار کرنے کا اچھا موقعہ میسر آجائیگا۔ کسی تشدد کے فعل کی وجہ سے نہیں۔ نہ کسی چوری کی وجہ سے اور نہ ہی حکومتِ پاکستان کے خلاف کچھ کہنے کی بناء پر۔ بلکہ محض اس وجہ سے کہ وہ احمدیہ فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ فرقہ مسلمانوں کی ایک شاخ ہے۔ اس ملک کے کسی بھی احمدی عقیدہ رکھنے والے کو تین سال کی قید اور جرمانہ کی سزا مل سکتی ہے۔

مسٹر ورک قریبًا ایک سال سے کنگسٹن میں ہیں اور آزادی سے عبادت کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی سینتیس سالہ عمر میں سے تیرہ سال کینیڈا میں بسر کئے ہیں لیکن ان کی ایک ہمشیرہ اور دو بھائی اور بہت سے دیگر رشتہ دار اور احباب اس وقت پاکستان میں رہتے ہیں۔ وہ سارے راسخ العقیدہ احمدی ہیں موصوف اُن کے تحفظ کے بارے خائف ہیں۔

آپ نے بتایا کہ اس نئے قانون کی وجہ سے چونکہ ذہنی طور پر سخت تکلیف ہے مجھے کئی راتیں نیند نہیں آئی۔ مجھے اکثر خدشہ رہتا ہے کہ کسی نے میرے بھائیوں اور ہمشیرہ کو قتل نہ کر دیا ہو۔

پاکستانی اخبار "جنگ" کے مطابق اس قانون کے گزشتہ ماہ سے نفاذ کے وقت سے نامعلوم قاتلوں نے کم از کم پانچ احمدیوں کو قتل کر دیا ہے۔ پنجاب کے صدر مقام لاہور سمیت پانچ مقامات کی احمدیہ مساجد نذر آتش کی جا چکی ہیں۔

مسٹر ورک پنجاب کے شہر ربوہ سے آئے ہوئے ہیں۔ یہ شہر پاکستان کے مسلم مملکت بننے کے دو سال بعد ۱۹۴۸ء میں احمدیہ فرقہ نے بطور روحانی مرکز کے آباد کیا تھا۔ لیکن پانچ سال بعد احمدیہ جماعت کے خلاف ۱۹۵۳ء میں مارشل لا نافذ کیا گیا۔ جبکہ حکومت زیادہ مستحکم ہو چکی تھی۔

ربوہ کی آبادی آٹھ ہزار سے بڑھ کر بیس ہزار ہو چکی ہے۔ اس فرقہ کے اس بڑے شہر میں اڑھائی درجن احمدیہ مساجد ہیں۔ جو کہ گزشتہ ماہ نئے قانون کے تحت اب خالی ہوں گی۔

آپ بتاتے ہیں کہ پُرانے خیال کے مسلمانوں سے کشمکش احمدیوں کے لئے کوئی تازہ بات نہیں ان کے ملک کے بھائی بندوں نے ۱۸۸۹ء میں اس فرقہ کے آغاز سے ہی اسے دبانے کی کارروائی کی ہے۔

اسی سال بانیٔ فرقہ احمدیہ (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ مسلم علماء نے آپ کو ملحد قرار دیا۔ پُرانے خیال کے مسلمان ابھی تک اس عقیدہ پر قائم ہیں کہ (حضرت) محمد (حضرت عیسیٰ ؑ کی بجائے سہوًا حضرت محمد لکھا گیا ہے۔ ناقل) اپنی وفات کے پندرہ سو سال بعد بھی اس دُنیا میں واپس نہیں آئے۔

احمدی یہ یقین رکھتے ہیں کہ اس بنیادی اختلاف کے باوجود وہ مسلمان ہیں کیونکہ فریقین کی وہی مقدس کتاب قرآن مجید ہے۔ اسی مکہ مکرمہ کی طرف عبادت کے لئے مُنہ کرتے ہیں۔ اور فریضۂ حج بھی ان کے عقیدہ میں شامل ہے۔ مسٹر ورک کے نزدیک ان کی مثال انجلیکن اور میتھوڈسٹ کی سی ہے کہ دونوں ہی پروٹسٹنٹ عقیدہ رکھتے ہیں۔

موصوف کہتے ہیں کہ احمدی مذہب پاکستان کے ستّر (۷۰) فرقوں میں سے ایک ہے اور صرف اس ایک فرقہ کو حکومت پاکستان نے خلاف قانون قرار دیا ہے۔ ہمیں متحد کرنے والے امور کے بارے میں سوچنا چاہیئے نہ کہ اختلافات پیدا کرنے والے امور کے متعلق۔ (پاکستانی) حکمرانوں کو سمجھنا چاہیئے کہ وہ اپنے ملک سے کیا کر رہے ہیں۔ لیکن اس صورت میں پُرانے عقیدہ کے مسلمان حالات کو نہیں دیکھ پا رہے۔

جماعت احمدیہ کے خلاف نافذ کردہ (پہلا) مارشل لا اس وقت ۳۰ سال گزر جانے کے بعد بھی جاری ہے۔

پبلک کے بھاری دباؤ سے ۱۹۷۴ء میں حکومت نے مجبور ہو کر آئین میں ترمیم کر کے احمدیوں کو نان مُسلم قرار دیا تھا۔ عوامی دباؤ گزشتہ ماہ ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کو تعزیرات میں شامل کرانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ سوا احمدی ہونا خلاف قانون امر ہے۔

ٹورانٹو (کینیڈا) کے پاکستانی اخبار "ترسیدہ" کے مطابق سٹیٹ پولیس نے احمدیوں کو اس ماہ کے اوائل میں مجبور کیا کہ ربوہ کی تمام مساجد سے اپنے فرقہ کا نام کھرچ ڈالیں۔ اب احمدی مجبور ہیں کہ گرفتاری کا خطرہ مول لیتے ہوئے اپنے گھروں میں عبادت کریں۔

مسٹر ورک کہتے ہیں کہ گرفتاریوں کی کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ لیکن نئے قانون کے تحت احمدی اپنا روایتی لباس نہیں پہن سکتے کیونکہ یہ مسلمانوں کا متصور ہوتا ہے۔ اگر ایک احمدی داڑھی رکھتا ہے تو مسلمان اسے پکڑ کر داڑھی منڈوا سکتے ہیں۔ مطلب یہ کہ اگر پولیس اس کی گرفتاری عمل میں نہیں لاتی تو اس کی داڑھی سے اسے شناخت کیا جا سکتا ہے کہ وہ مسلمان ہے۔

انہوں نے کہا اس قانون کے تحت احمدی اپنی روایتی ٹوپیاں نہیں پہن سکتے۔ انہیں اپنے مُردے نصف شب کو شاید اپنے مکانوں کے پچھواڑے میں دفن کرنے پڑیں گے۔ کیونکہ احمدیوں کی نماز جنازہ مسلمانوں کی سی ہے۔ باوجود دِق کئے جانے کے احمدی اپنے تئیں مسلمان سمجھتے ہیں۔

احمدی مسائل کا حل تلاش کرنا بہت دشوار ہے۔ اس (احمدیہ فرقہ) میں انتقامی کارروائی کی جرات نہیں۔ ان کے بانی (حضرت مرزا) غلام احمد (علیہ السلام) کا حکم ہے کہ انہیں تنگ کیا جائے تو وہ صرف اس کے خلاف حرفِ شکایت زبان پر لا سکتے ہیں۔

پاکستان میں احمدی آبادی کا تخمینہ تین فیصد ہیں۔ گویا اس ملک کی پارلیمنٹ میں ان کی آواز سرگوشی کا مقام ہی رکھتی ہے۔

سیاست کے بجائے احمدیہ فرقہ نے علمی دُنیا کو اپنے تفکرات کی آواز بلند کرنے کے لئے استعمال کیا ہے۔ ربوہ میں احمدیوں کے تعلیم والی تعلیم الاسلام یونیورسٹی (ڈگری کالج) بین الاقوامی شہرت کی مالک ہے اور پاکستان کا واحد نوبل انعام یافتہ ماہر طبعیات (ڈاکٹر) عبد السلام احمدی ہیں۔ لیکن تعلیمات نہیں بلکہ سیاسیات ہی ان کے حصے میں احمدیوں کی قسمت کے لئے فیصلہ کن ثابت ہوگی۔

پاکستان کے صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے اس ماہ کے شروع میں انگریزی اخبار کو دئیے گئے بیان میں کہا کہ احمدیوں کے لئے صرف دو راستے ہیں۔ تو وہ اپنے عقائد کو ترک کر کے راسخ العقیدہ مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو جائیں یا اپنے آپ کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کا اعلان کر دیں۔

مسٹر ورک نے کہا احمدیوں کیلئے ایک اور راہ بھی ہے۔ ان کی ہمشیرہ نے ربوہ سے لکھا ہے کہ صرف یہ راہ باقی ہے کہ اس ملک کو ترک کر دیا جائے۔

مسٹر ورک نے کہا کہ مجھے اُمید ہے کہ احمدی پناہ گزینوں کا درجہ پا سکیں گے اور کینیڈا جیسے ممالک میں ہجرت کر آئیں گے۔ تب وہ پہلے کی طرح عبادت کرنے میں آزاد ہوں گے۔

مسٹر ورک نے پرائم منسٹر PIERRE TRUDEAU (پیئر ٹروڈو) صدر ضیاء الحق اور مجلس اقوام کے سیکرٹری جنرل کو چٹھی بھجوائی ہے۔ اور مسٹر ورک اور کینیڈا کے پانچ ہزار احمدی یقین رکھتے ہیں کہ اس مسئلہ کو کم از کم کینیڈا ہاؤس آف کامنز میں اُٹھایا جائے۔

فی الحال مسٹر ورک صرف اس بات کے لئے دعا گو ہیں کہ پاکستان میں ان کا خاندان اور دوست زندہ اور محفوظ ہوں۔ بالخصوص ان کے والدین لا فدا احمدی صرف قطعی طور پر عبادت کر سکتے ہیں۔ وہ اُمید رکھتے ہیں کہ کوئی دن آئیگا کہ جب وہ پھر پاکستان جا کر اپنے مذہب پر بلا خوف عمل پیرا ہو سکیں گے۔

لندن مشن کا پتہ

16, GRESSEN HALL ROAD. LONDON. SW.18 5QL.
TEL: 01-374 6248

درخواست ہائے دُعا

★ مکرم بابو تاج الدین صاحب بوجہ پیرانہ سالی کمزور ہیں کامل صحت وشفایابی کے لئے۔ ★ مکرم خواجہ عبد العزیز صاحب بیمار ہیں شفایابی اور صحت کاملہ کے لئے ★ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب بیمار ہیں کامل شفایابی کے لئے قارئین کرام سے درخواست دعا ہے۔ (ادارہ)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

آندھرا پردیش کی صوبائی کانفرنس اور مجلس خدام الاحمدیہ کا تیسرا اجتماع

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ حیدرآباد کی رپورٹ کے مطابق مورخہ ۲۸ اور ۲۹ اپریل ۱۹۸۴ء کو کنڈور میں آندھرا پردیش کی صوبائی کانفرنس اور مجلس خدام الاحمدیہ کا تیسرا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ ان اجتماعات کی کامیابی کے لئے جماعت احمدیہ حیدرآباد نے بہت قربانی کی۔ حیدرآباد سے کنڈور تک دو بسوں کا انتظام کیا گیا۔ اور ایک صد چھبیس خدام و اطفال حیدرآباد، سکندرآباد۔ چنتہ کنٹہ۔ محبوب نگر۔ جڑچرلہ۔ اور شاد نگر سے شریک ہوئے۔ مکرم مولوی [illegible] احمد صاحب مبلغ ناظر امور عامہ مرکز سے تشریف لائے۔ اجلاسات سے مکرم مولوی اشرف [illegible] صاحب امینی۔ مکرم حافظ صالح محمد الدین صاحب۔ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب۔ مکرم [illegible] الدین صاحب تلگو ترجمان۔ مکرم عبد الغنی صاحب تلگو ترجمان اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب [illegible] نے خطاب کیا۔ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب۔ مکرم حافظ صالح محمد الدین صاحب۔ [illegible] نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ خدام و اطفال کے مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ اجلاسات میں نومبائعین نے پُر اثر تقاریر کیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

آندھرا پردیش کی خدمت میں قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ کی ایک دوسری رپورٹ کے مطابق مورخہ ۲ [illegible] ۱۹۸۴ء کو آندھرا پردیش شری رام لال [illegible] نے حیدرآباد میں خاکسار نے پاکستان میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم کے متعلق نیز جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے ایک میمورنڈم [illegible] اور اسلامی لٹریچر پیش کیا۔ جسے موصوف نے خوشی قبول کیا۔ خاکسار کے ساتھ مکرم عبد المتین صاحب بی کام فاضل اور مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری بھی راج بھون گئے۔

آسنور کشمیر میں یوم تبلیغ

مکرم محمد احمد صاحب ڈار معتمد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۴ [illegible] ۱۹۸۴ء کو منزگام نور آباد (کولگام) میں ہندوؤں کے مقدس تہوار جنم اشٹمی کے موقعہ پر مکرم ماسٹر عبد الحکیم صاحب قائد مجلس کی زیر قیادت ایک وفد لٹریچر لے کر گیا۔ اور وہاں بک سٹال لگا کر کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ کچھ لٹریچر فروخت بھی کیا گیا۔ بفضلہ تعالیٰ اس کا اچھا اثر ہوا۔

لجنہ اماء اللہ بھیلی کا خصوصی اجلاس

مکرمہ نسیمہ منصورہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھیلی رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۷ [illegible] ۱۹۸۴ء کو لجنہ اماء اللہ بھیلی کا ایک خصوصی اجلاس خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں مختلف تقاریر ہوئیں۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ اور تمام ممبرات نے ہر طرح کی قربانی کرنے کا معتمم عہد کیا۔ حاضرات کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔

جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم خلافت کا انعقاد

درج ذیل جماعتوں کی طرف سے جلسہ ہائے یوم خلافت منعقد کرنے کی خوشکن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ افسوس کہ بوجہ عدم گنجائش ان کی تفصیلی اشاعت سے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔ آمین

لجنہ اماء اللہ سورو۔ جماعت احمدیہ خانپور ملکی۔ جیب الرحمٰن۔ ناصرات الاحمدیہ شاہجہانپور۔ لجنہ [illegible] احمدیہ۔ اطفال الاحمدیہ بھوزرواڑہ۔ مجلس انصار اللہ سورو۔ جماعت احمدیہ میدک آباد۔ جماعت احمدیہ [illegible]۔ جماعت احمدیہ کیرنگ۔ جماعت احمدیہ سکندرآباد۔ جماعت احمدیہ تیماپور۔ جماعت احمدیہ سنگور۔ جماعت احمدیہ [illegible]۔ جماعت احمدیہ پینگاڈی۔ جماعت احمدیہ گلبرگہ۔ جماعت احمدیہ یاری پورہ۔ جماعت احمدیہ میلا پالم۔ جماعت احمدیہ بھدرک۔ لجنہ اماء اللہ کوڈالی۔ لجنہ اماء اللہ سوروب۔ جماعت احمدیہ کوڈالی۔

بدی پدا (اڑیسہ) میں ایک نوجوان کا قبول احمدیت

مکرم محمد رحمت اللہ صاحب
معلم وقف جدید مقیم

بدی پدا (اڑیسہ) اطلاع دیتے ہیں کہ مقامی طور پر مورخہ ۲ [illegible] ۱۹۸۴ء کو نماز عید کے بعد ایک جواں سال غیر مسلم نوجوان کو قبول احمدیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

بزرگان و احباب جماعت سے اس نوجوان کے ثبات قدم اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ہفتہ قرآن مجید ۱۶ اگست تا ۲۲ اگست ۱۹۸۴ء

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے لئے تحریر ہے کہ اس سال "ہفتہ قرآن مجید" منانے کا پروگرام ۱۶ اگست تا ۲۲ اگست ۱۹۸۴ء ہے۔ تمام جماعتیں ان تاریخوں میں ہفتہ قرآن منانے کا اہتمام کریں۔ اور قرآن مجید کے احکامات اور تعلیمات کی روشنی میں مختلف عنوانات پر اس ہفتہ میں تقاریر کریں۔ قرآن کریم میں جملہ الہامی کتب کی صحیح تعلیم۔ قرآن کریم دائمی کتاب ہے۔ قرآن مجید کی عظمت و شان۔ قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں آخرت یعنی مرنے کے بعد کی زندگی۔ سچا مذہب اسلام ہے۔ ہستی باری تعالیٰ۔ خلق کائنات اور نظام عالم۔ انسان کی پیدائش کی غرض۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم۔ پردہ کی اصل غرض۔ تقویٰ اللہ اختیار کرنے کا حکم۔ جہاد کبیر (تبلیغ و اشاعت قرآن) عبادات اور دعا کی ضرورت' لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِهِ فِي القرآن۔ تفہیم القرآن کے اصول۔ قرآن کریم سرچشمہ علوم ہے۔ والدین سے حسن سلوک کے بارہ میں قرآن مجید کے احکامات وغیرہ موضوعات پر روشنی ڈالی جائے۔ تمام عہدیداران' مبلغین و معلمین و احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ ہفتہ قرآن مجید پوری شان و اہتمام سے منائیں اور رپورٹیں نظارت ہذا کو ارسال کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں ہفتہ قرآن مجید منانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اعلانات نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی قادیان نے مورخہ ۲ [illegible] ۱۹۸۴ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:-

(۱):- مسماۃ اے کے زینب صاحبہ دختر محترم اے شاہد حمید صاحب آف کاوا شیری (کیرالہ) کا نکاح مبلغ -/۳۰۰۰ روپے حق مہر پر ہمراہ مسمیٰ مکرم ٹی ایم محمد صاحب مالاباری ابن محترم ایم حسن کٹی صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان (پنجاب)۔

(۲):- مسماۃ ایم پی بشریٰ صاحبہ بنت محترم پی پی محمد صاحب آف چیلاکرہ کیرالہ کا نکاح مبلغ -/۵۰۰۰ روپے حق مہر پر ہمراہ مسمیٰ مکرم پی کے عبد المالک صاحب ابن محترم یو حمزہ صاحب آف کڈلائی (کیرالہ)

(۳):- مسماۃ پی کے شاہرہ صاحبہ بنت محترم یو حمزہ صاحب آف کڈلائی (کیرالہ) کا نکاح مبلغ -/۵۰۰۰ روپے حق مہر پر ہمراہ مسمیٰ مکرم ٹی عباس صاحب ابن محترم ایم حسن کٹی صاحب آف وینگانبلور (کیرالہ)

(۴):- مسماۃ پی کے رقیہ بی صاحبہ بنت محترم یو حمزہ صاحب آف کڈلائی (کیرالہ) کا نکاح مبلغ -/۵۰۰۰ روپے حق مہر پر ہمراہ مسمیٰ ایم پی ابوبکر صاحب ابن مکرم پی پی محمد صاحب آف چیلاکرہ (کیرالہ)

عزیزم ٹی ایم محمد صاحب نے مبلغ -/۲۰ روپے اعانت بدر میں جمع کرائے ہیں۔ قارئین بدر کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ مولا کریم مندرجہ بالا رشتوں کو باعث خیر و برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

انچارج شعبہ رشتہ ناطہ قادیان

بقیہ صفحہ ۳

(۱۵):- خیرپور (سندھ) کا ایک پیر لوگوں کو یہ کہہ کر بھڑکا رہا ہے کہ جو شخص کسی احمدی کو قتل کر دیگا وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔ تاہم خدا تعالیٰ کے فضل سے اس جگہ اب تک ہر طرح سے خیریت ہے۔

بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا قومی فرض ہے! (مینیجر بدر)

موسی بنی مائنز میں ۱۲ویں سالانہ کانفرنس بقیہ صفحہ اول

میں جماعت احمدیہ کا بے حد مشکور ہوں جس نے اس دفعہ مجھے جلسہ کی صدارت کے لئے منتخب کیا۔ اور میری عزت افزائی فرمائی۔ اس جلسہ میں چونکہ بڑے بڑے علماء اور پنڈت خطاب فرمائیں گے۔ اس لئے سامعین سے میری درخواست ہے کہ وہ بڑے اطمینان اور سکون کے ساتھ تقاریر کو سماعت فرمائیں۔ اس پروگرام کو سننے کے بعد آپ یقیناً ایک روحانی شانتی اور خوشی محسوس کرینگے۔

اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار محمد حمید کوثر نے کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں جلسے کے انعقاد کی غرض و غایت اور جماعت احمدیہ کے عقائد و تعلیمات کو موقعہ کی مناسبت سے بیان کرنے کے بعد پاکستان میں جماعت کے خلاف جاری ہونے والے آرڈیننس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ بے شک جماعت احمدیہ پچھلے ۹۵ سال سے نفرت و ظلم کا مقابلہ محبت اور دعاؤں سے کرتی چلی آرہی ہے۔ اور آئندہ بھی کرے گی۔ مگر اسلام کے نام پر کی جانے والی یہ مذموم حرکت اس کی روشن پیشانی پر یقیناً ایک بدنما داغ ہے۔ جس کو تاریخ کبھی معاف نہیں کرے گی۔ ظالم نیست و نابود ہوں گے اور کامیابی صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی کو حاصل ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔

تعارفی تقریر کے بعد "سیرت و تعلیم گورو نانک جی مہاراج" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے ہمارے سکھ دوست سردار گوربچن سنگھ صاحب نے بتایا کہ گورو جی کی تعلیم صلح و امن پر مبنی تھی۔ آپ نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم دنیاوی لالچوں اور نفرتوں کو چھوڑ کر صرف اور صرف واہے گورو (اللہ تعالےٰ) کے ہو جائیں۔

سردار گوربچن سنگھ صاحب کے بعد اسلام اور ہندو دھرم کے موضوع پر مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلّم وقف جدید نے روشنی ڈالی آپ نے بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے جہاں انسان کی جسمانی پرورش کے لئے تمام چرند پرند کو اس کی خدمت پر معمور کیا ہے وہاں اس کی روحانی پرورش کے لئے مذہب اور دھرم کا قیام فرمایا ہے۔ ہندو دھرم ہو یا اسلام سب کی بنیادی تعلیم توحید باری کا قیام ہے۔

اس کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ کلکتہ نے "سیرت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ آج جس دور میں سے ہم گذر رہے ہیں وہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس زمانے کے بارہ میں اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ کہ تمام انسانوں کو مادی سیاسی تمدنی اور مذہبی اعتبار سے ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا جائے گا۔ جس کا بیّن ثبوت ہماری یہ آج کی کانفرنس بھی ہے۔ تقریر کے دوران آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت بیان کرتے ہوئے حضورؑ کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔

مکرم مولوی صاحب کے بعد ایک ہندو دوست شری رمبیر سنگھ صاحب نے "سیرت شری کرشن جی مہاراج" کے عنوان پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ شری کرشن جی مہاراج کا ظہور اس وقت ہوا جب بھارت ورش میں ادھرم ہی ادھرم تھا آپ نے دشٹوں کا ناس کیا۔ اور دھرم کو دوبارہ قائم کیا۔ شری رمبیر سنگھ صاحب نے اپنی تقریر میں شری کرشن جی مہاراج اور گیتا کی تعلیمات بھی بیان فرمائیں۔

مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب نے سیرت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کتب سماویہ سابقہ میں بھی پیشگوئیاں موجود تھیں۔ اس ضمن میں آپ نے بائیبل اور بھوشیہ پران میں درج پیشگوئیوں کا ذکر بالتفصیل کیا۔ آپ نے بتایا کہ جب آنحضرت ؐ دنیا میں تشریف لائے تو ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا نظارہ پیش کر رہی تھی۔ خصوصاً عرب قوم کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ تھی مگر آپؐ کی صحبت اور قوت قدسیہ نے اُن میں دیکھتے ہی دیکھتے ایک عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا کر دیا۔

آخر میں خاکسار محمد حمید کوثر نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اس وقت دُنیا کی حالت مذہبی لحاظ سے بہت خراب ہے۔ ہر طرف فتنہ و فساد بپا ہے۔ مخلوق کا تعلق اپنے خالق سے منقطع ہو چکا ہے۔ نتیجتاً تیسری جنگ عظیم کے ہیبت ناک بادل ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مادی ترقی کے باوجود آج کا انسان پُر سکون نظر نہیں آتا۔ ایسے حالات میں ہمیں اللہ تعالےٰ کی طرف جھکنا چاہیئے۔ اور کل یگ میں آنے والے اوتار کے دعویٰ پر غور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اُسی کی تشریف آوری سے مخلوق امن و شانتی حاصل کر سکتی ہے۔

مقررین کی تقاریر کے بعد جناب صدر نے آج کے پروگرام کی تعریف کی اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی طرح دوسرے اہل مذاہب کو بھی اس قسم کے جلسے اور سمیلن منعقد کرنے چاہئیں۔ کیونکہ اس سے ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنے آپس میں پریم بڑھانے اور ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقعہ ملتا ہے اور آپس کی غلط فہمیاں دُور ہوتی ہیں۔ میں ایک بار پھر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے ہم سب کے لئے اتنی اچھی مجلس کا اہتمام کیا۔

جلسے کے اختتام سے قبل مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ موسی بنی مائنز نے صدر جلسہ جملہ سامعین۔ مقررین۔ منتظمین اور پولیس و کمپنی حکام کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس جلسے کو کامیاب بنانے میں ہر ممکن تعاون دیا۔ فجزاھم اللہ خیراً۔ ٹھیک گیارہ بجے شب جلسہ بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا۔

کانفرنس کا دوسرا اجلاس

مورخہ ۱۹ر مئی شام ساڑھے چھ بجے موسی بنی مائنز سے چھ سات کلومیٹر دور باری میدان مہو بھنڈار میں کانفرنس کا دوسرا اجلاس جناب ایم سی دتا صاحب کی زیر صدارت مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر کی تلاوت قرآن کریم اور شیخ داروغہ صاحب کی نظم خوانی کے ساتھ شروع ہوا۔

خاکسار محمد حمید کوثر نے جلسے کے انعقاد کی غرض و غایت بتائی۔ اور جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کیا۔

صدر اجلاس مسٹر دتا صاحب نے فرمایا کہ میں جماعت احمدیہ کا مشکور ہوں کہ اس نے مجھے آج کے اس سمیلن کی صدارت کے لئے مدعو کیا۔ آج ہمارے ملک کو اس بات کی ضرورت ہے کہ جگہ جگہ اس قسم کے سرو دھرم سمیلن ہوں تاکہ باہمی اتحاد کے رجحانات پروان چڑھ سکیں۔ ہمارے ملک میں اشانتی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے رشیوں۔ منیوں اور گوروؤں کی تعلیمات سے بے رُخی اختیار کر لی ہے۔ افسوس کہ ہم اس حقیقت کو فراموش کر بیٹھے ہیں کہ خدا ایک ہے اور یہ کہ انسان کو انسان کی خدمت کرنی چاہیئے میرے خیال میں اسلام میں زکوٰۃ اور ہندو دھرم میں "دان" کی تعلیم اسی لئے دی گئی ہے۔ اگر ہم صحیح طور پر (مذہبی) انسان بن جائیں تو ہماری زندگی کامیاب ہو جائے۔ میرے خیال میں کسی کو کافر کہنا درست نہیں ہے۔ یہ حق خدا نے کسی کو نہیں دیا۔

عیسائی نمائندہ جناب ٹل ٹرکی صاحب نے "سیرت و تعلیمات حضرت عیسیٰ علیہ السلام" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت عیسیٰ مسیح کو ہم اوتار کے روپ میں مانتے ہیں۔ آپؑ کا پیغام محبت سے بھرپور تھا۔ یا یوں کہا جائے کہ صرف محبت تھا۔

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ نے "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضورؐ کے بارے میں کتب سابقہ میں بھی پیشگوئیاں موجود تھیں۔ آپ نے ان میں سے بعض اہم پیشگوئیوں کا ذکر کیا اور حضورؐ کی سیرت کے مختلف ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

ہمارے ہندو دوست شری کپیل دیو شر ما جی نے "سیرت و تعلیمات شری کرشن جی مہاراج" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ دُنیا میں صرف ایک ہی ازلی اور ابدی ہستی ہے جس کی عبادت کی جانی چاہیئے۔ ہم سب کو اس عقیدہ پر اکٹھے ہو جانا چاہیئے۔ آپ نے دُنیا کے موجودہ ایٹمی حالات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان حالات میں ہمیں خدا یا ایشور کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

"مذاہب میں مشترک تعلیمات" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے مکرم مولوی شمس الحق صاحب نے توحید باری پر مبنی ان تعلیمات کا موازنہ کیا جو ہندو دھرم اور اسلام میں مشترک ہیں آپ نے کہا کہ جب سب نبی۔ رشی۔ اوتار ایک ہی سر چشمہ سے نور حاصل کرتے رہے ہیں تو ہم میں اتنا باہمی تضاد کیوں؟

جناب سردار سیوا سنگھ صاحب نے گورو نانک جی مہاراج کی سیرت اور سوانح پر روشنی ڈالتے ہوئے گورو جی مہاراج اور دوسرے گورو صاحبان کے دلچسپ واقعات سُنائے۔ آپ نے بتایا کہ گورو گرنتھ صاحب میں جہاں ہمارے گورو صاحبان کا کلام درج ہے وہاں شیخ فرید اور کبیر داس کا کلام بھی موجود ہے۔

اجلاس کی آخری تقریر خاکسار محمد حمید کوثر کی ہوئی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں ان امکانی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جو بعض مقررین کی تقاریر سے پیدا ہو سکتی تھیں۔

اسی طرح خاکسار نے ان غلط فہمیوں کا بھی ازالہ کیا جو جماعت احمدیہ کے بارے میں پاکستان میں جاری ہونے والے آرڈیننس کی وجہ سے پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی تھیں۔

آخر میں مکرم مولوی شمس الحق صاحب نے تمام سامعین۔ مقررین اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا جس کے ساتھ ٹھیک ساڑھے دس بجے شب جلسے کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

کانفرنس کا تیسرا اجلاس

مورخہ ۲۰ر مئی بروز اتوار شام سات بجے موسی بنی مائنز سے تقریباً پندرہ کلومیٹر دُور دھرم شالہ گھاٹ شیلا کی عقبی گراؤنڈ میں کانفرنس کا تیسرا اور آخری اجلاس کانگریس آئی لیڈر شری نورنگ لال اگروال صاحب کی زیر صدارت مکرم مولوی شمس الحق صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم شرافت احمد صاحب کی نظم خوانی کے ساتھ آغاز پذیر ہوا۔

اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے کی آپ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرنے کے بعد بتایا کہ جماعت احمدیہ اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہر قوم میں نذیر اور ہادی بھجوائے ہیں۔ اس لئے یہ ہو نہیں سکتا کہ خدا کی طرف سے آنے والے رشیوں اور منیوں کی تعلیمات باہمی اختلافات

اور نفرت کو ہوا دیتے والی ہوں۔

جناب سردار سیوا سنگھ صاحب نے "شری گورو نانک جی مہاراج" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ گورو نانک جی مہاراج کی تعلیم مشترک تھی۔ آپ نے مسلمانوں سے بھی اسی طرح پیار کیا جس طرح ہندوؤں سے آپ کا ایک جیلا بھائی مردانا تھا اور دوسرا بھائی بالا۔ آپ نے دونوں قوموں کے مقدس مقامات کا سفر کیا۔ دونوں قوموں کو نصیحتیں کیں اور ان کو خدا کی راہ دکھائی۔

مکرم مولوی شمس الحق صاحب نے "اسلامی تعلیمات دیگر مذاہب کے مقابلہ میں" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ بھارت ورش مختلف مذاہب کا دیش ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ایک دوسرے کی کتب کا محبت و احترام سے مطالعہ کریں۔ ازاں بعد آپ نے گیتا اور قرآن کی بعض بنیادی تعلیمات کو سامعین کے سامنے پیش کیا۔

ازاں بعد مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ کیرنگ نے "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ پچھلے ایک سو سال سے انسان گمراہی تجھوٹ اور خدا سے دوری اختیار کرتا چلا جا رہا تھا۔ انسان کے اس رویہ اور موجودہ زمانہ کی اس اخلاقی اور روحانی خرابی کا ذکر تمام مذاہب کی کتب میں پایا جاتا ہے جس میں اس زمانہ میں ایک کلکی اوتار اور امام مہدی کے آنے کی خبر بھی دی گئی ہے ہمارے عقیدہ کے مطابق وہ موعود اقوام عالم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے روپ میں آگیا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم آپ کے دعاوی پر غور کریں۔

"سیرت و تعلیمات شری کرشن جی مہاراج" کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے جناب مہندر نارائن جی نے فرمایا کہ ہمارا دیش بھارت ورش کسی سے پیچھے نہیں ہے۔ صرف ایک بات کی کمی ہے کہ ہم آپس میں مل جل کر نہیں رہتے۔ قرآن، گیتا اور گرنتھ صاحب میں بہت اچھی باتیں موجود ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ان باتوں پر عمل کریں۔ ہمیں اپنے بچوں کو شروع سے ہی اس قسم کی باتیں سکھلانی چاہئیں۔

خاکسار محمد حمید کوثر نے "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور عملی نمونہ اتنا اعلیٰ و کامل ہے کہ دُنیا کا کوئی بھی انسان ان پر عمل پیرا ہو کر خدا کو پا سکتا ہے — آج دُنیا کو جتنے بھی بحرانوں کا سامنا ہے ان میں سے ہر بحران کا حل اسلام پیش کرتا۔ ہمارے آقا کے اسوہ سے فیض پا کر ہر سونے والے ایک غریب دلے کس انسان سے لے کر کسی ملک کے سربراہ تک ہر شخص یکساں طور سے راہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔ آج اگر انسان اس انسان کامل کے اسوہ پر چلے تو یہ دُنیا جنت بن جائے گی۔

جناب صدر جلسہ نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے بارے میں میرے دل میں بڑی عزت ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی کوششوں کو میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں سچائی کے لئے جماعت احمدیہ کو بڑی قربانیاں دینی ہوں گی۔ آپ نے فرمایا کہ ظلم آج بہت بڑھ چکا ہے۔ اس ظلم کو ختم کرنے کے لئے ہمیں اپنا سب کچھ قربان کرنا ہوگا۔ اپنے تمام ڈر ختم کرنے ہوں گے اور ہمیں ایک نمونہ بننا ہوگا۔ نمونہ ایک ایسی چیز ہے جس سے مخالف ضرور متأثر ہوتا ہے۔

آخر میں مکرم مولوی شمس الحق صاحب نے تمام احباب منتظمین، حاضرین، اور مقررین کا شکریہ ادا کیا جس کے ساتھ ہی ٹھیک ساڑھے دس بجے شب جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز کی ۱۲ویں سالانہ کانفرنس انتہائی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پریس کے نمائندگان سے گفتگو

گھاٹ شیلہ میں جلسہ شروع ہونے سے قبل "ڈیلی ٹیلیگراف" اور "دوت بانی" کے دو نمائندے جلسہ گاہ میں آئے اور جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے مختلف سوالات کئے جن کے مفصل جوابات دیئے گئے۔

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ موسیٰ بنی مائنز کے مخلص اور ایثار پیشہ خدام نے لُو اور گرمی کی شدید لہر کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دن رات انتہائی لگن اور دلچسپی سے کام کیا۔ اپنے شہر سے دُور مہو بھنڈار اور گھاٹ شیلہ میں جلسے کرنے کے لئے ٹرک پر سامان لے جانا اور واپس لانا اور سارا دن شہر میں لاؤڈ اسپیکر سے منادی کرنا یقیناً بڑی محنت کا کام تھا۔ اس جہت سے مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت، مبارک احمد صاحب نائب صدر، منور احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ شیخ ہمدم صاحب نائب قائد اور تمام خدام خصوصی شکریہ اور دُعاؤں کے مستحق ہیں اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

مورخہ ۱۸ر مئی کو خاکسار نے موسیٰ بنی مائنز میں خطبہ جمعہ پڑھا۔ جس میں احباب جماعت کو ان ایام میں خاص طور پر دُعائیں کرنے صدقہ دینے اور نماز تہجد ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ کانفرنس کے ایام میں مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم وقف جدید نماز تہجد با جماعت پڑھاتے رہے اور مکرم

بینکوں کا سُود اور اشاعتِ اسلام

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک استفسار کے جواب میں سُود کے متعلق فرمایا:-

"ہمارا یہی مذہب ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے بھی ہمارے دل میں ڈالا ہے کہ ایسا روپیہ اشاعت دین کے کاموں میں خرچ کیا جائے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ سُود حرام ہے۔ لیکن اپنے نفس کے واسطے۔ اللہ تعالےٰ کے قبضہ میں جو چیز جاتی ہے وہ حرام نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ حُرمت اشیاء کی انسان کے لئے ہے۔ نہ اللہ کے واسطے۔ سود اپنے نفس کے لئے۔ بیوی۔ بچوں۔ احباب۔ رشتہ داروں اور ہمسایوں کے لئے بالکل حرام ہے۔ لیکن اگر یہ روپیہ خالصۃً اشاعت دین کے لئے خرچ ہو تو حرج نہیں ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۶)

چونکہ فی زمانہ احباب جماعت کو اپنے ذاتی اور کاروباری معاملات میں بینکوں میں روپیہ رکھنا پڑتا ہے۔ اور ایسی رقوم پر بینک قوانین کے مطابق سُود ملتا ہے۔ لہذا ایسی رقوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق اشاعت اسلام کے لئے خرچ کی جا سکتی ہیں۔ چونکہ مرکز سلسلہ میں اشاعت لٹریچر ایک اہم ادارہ ہے۔ لہذا ایسی رقوم احباب جماعت نظارت دعوت و تبلیغ کی مد "نشر و اشاعت" میں مرکز سلسلہ کے نام بھجوائیں۔

اُمید ہے کہ احباب اس پر عمل پیرا ہو کر رضائے الٰہی اور ثواب دارین حاصل کریں گے۔

دینی نصاب برائے جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کے امتحان دینی نصاب کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ یہ امتحان ۲۳ر ستمبر بروز اتوار ہوگا۔ احباب جماعت اس دینی نصاب میں کثرت سے شمولیت اختیار کر کے علمی و روحانی فائدہ حاصل کریں۔ تمام عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین۔ احباب جماعت کو امتحان دینی نصاب کی اہمیت و برکات سے روشناس کرائیں۔ اور امتحان میں شامل ہونے والے احباب کے نام نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کی مساعی میں برکت دے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تحریک جدید کا مالی جہاد

حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"دُنیا میں آج خدا تعالےٰ کو تقریباً ہر گھر اور ملک سے نکال دیا گیا ہے۔ اے احمدی مخلصو! خدا تعالےٰ نے تم کو مقرر کیا ہے۔ کہ خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو۔ کیا تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل نہ کرو گے؟"

وکیل المال تحریک جدید قادیان

(بقیہ صفحہ ۵)

جوں جوں ہماری ترقی کی رفتار تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی ہے ہمارے معاندین کے دل بھی حسد اور بغض کی آگ سے بھسم ہو رہے ہیں احمدیت کا قافلہ اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہے گا اور کوئی نہیں جو اس کے راستے میں روک بن سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے۔" (الوصیت)

پروگرام دورہ انسپکٹران نظارت بیت المال آمد قادیان

جملہ جماعتہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت بیت المال آمد کے انسپکٹران کرام اپنے اپنے حلقہ جات میں درج ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات اور وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں دورہ شروع کر رہے ہیں جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین کرام سے کما حقہ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل برائے علاقہ جنوبی ہند

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۳ ۷/۸۴	مرکرہ	۱۱ ۹/۸۴	۲	۱۳
مدراس	۲ ۸/۸۴	۴	۶	بنگلور	۱۳	۳	۱۶
میلاپالم	۶	۱	۷	شموگہ	۱۶	۲	۱۸
شنکرن کوئیل۔ٹوٹی کورین	۷	۱	۸	سورب ساگر	۱۸	۱	۱۹
کوٹار	۸	۱	۹	ہبلی	۱۹	۱	۲۰
ستان کولم	۹	۱	۱۰	لونڈہ	۲۰	۱	۲۱
میلاپالم	۱۰	۱	۱۱	بلگام	۲۱	۱	۲۲
کروناگاپلی آدی ناڈ	۱۱	۳	۱۴	ساونت واڑی	۲۲	۱	۲۳
کوئیلون	۱۴	۱	۱۵	تیماپور	۲۳	۱	۲۴
آلپی	۱۵	۱	۱۶	دیودرگ	۲۴	۱	۲۵
ارناکولم	۱۶	۱	۱۷	یادگیر	۲۵	۵	۳۰
ایراپورم	۱۷	۱	۱۸	گلبرگہ	۱ ۱۰/۸۴	۱	۲
چیلاکرا	۱۸	۱	۱۹	شاہ آباد	۲	۱	۳
پلی پورم	۱۹	۱	۲۰	ادگکور	۳	۱	۴
چاوا کاڈ	۲۰	۱	۲۱	چنتہ کنٹ	۴	۲	۶
کالیکٹ	۲۱	۱	۲۲	دڈمان	۶	۱	۷
کوڈیاتھور	۲۲	۱	۲۳	جڑچرلہ محبوب نگر	۷	۲	۹
منار گھاٹ	۲۳	۱	۲۴	شاد نگر	۹	۱	۱۰
موریاکنی	۲۴	۱	۲۵	حیدرآباد	۱۰	۱	۱۱
الانور	۲۵	۱	۲۶	سکندرآباد	۱۱	۱	۱۲
کرولائی۔کالکولم	۲۶	۲	۲۸	عادل آباد	۱۲	۱	۱۳
وانیمبلم	۲۸	۱	۲۹	کاماریڈی	۱۳	۱	۱۴
پینتھ پریم	۲۹	۱	۳۰	حیدرآباد	۱۴	۱۰	۲۴
کالیکٹ	۳۰	۴	۳ ۹/۸۴	ظہیرآباد	۲۴	۱	۲۵
ٹیلی چیری	۳ ۹/۸۴	۱	۴	عثمان آباد	۲۵	۲	۲۷
کنانور کڈلائی	۴	۲	۶	پونہ	۲۷	۱	۲۸
کوڈالی	۶	۱	۷	بمبئی	۲۸ ۱۰/۸۴	۵	۲ ۱۱/۸۴
پینگاڈی	۷	۳	۱۰	قادیان	۴ ۱۱/۸۴	-	-
موگرال	۱۰	۱	۱۱	-	-	-	-

پروگرام دورہ مکرم سید صلاح الدین صاحب برائے صوبہ بنگال اڑیسہ و ایم پی

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲ ۸/۸۴	موسی بنی	۱۲ ۸/۸۴	۶	۲۲ ۸/۸۴
کلکتہ	۴ ۸/۸۴	۱۰	۱۴	مہو بھنڈار	۲۲	۱	۲۳
بریلیشہ	۱۴	۱	۱۵	جمشید پور	۲۳	۳	۲۶
کھڑک پور	۱۵	۱	۱۶	رورکیلہ	۲۶	۳	۲۹

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
سنڈگا	۲۹ ۸/۸۴	۱	۳۰ ۸/۸۴	پارا دیپ	۷ ۱۰/۸۴	۲	۹ ۱۰/۸۴
سمبلپور	۳۰	۱	۳۱	کیندرہ پاڑہ	۹	۱	۱۰
لسنہ پردہ	۳۱	۲	۲ ۹/۸۴	سونگھڑہ	۱۰	۵	۱۵
کٹک	۳	۴	۷	کٹک	۱۵	۱	۱۶
کرڈاپلی	۷	۳	۱۰	بھدرک تاراکوٹ	۱۶	۳	۱۹
پینکالی	۱۰	۳	۱۳	سورو ہلدی پدا	۱۹	۴	۲۳
گوٹ پٹہ	۱۳	۱	۱۴	کنکتہ	۲۴	۶	۳۰
ارکھ پٹنہ	۱۴	۱	۱۵	بنگلہ ہوگلہ	۳۰	۱	۳۱
تالبرکوٹ	۱۵	۱	۱۶	موہن پور ڈشنڈ ہاربر	۳۱	۲	۲ ۱۱/۸۴
غنچہ پاڑہ	۱۶	۱	۱۷	کبیرا	۲ ۱۱/۸۴	۱	۳
چود وار	۱۷	۱	۱۸	بالسرہ	۳	۱	۴
کٹک	۱۸	۲	۲۰	کلکتہ	۴	۱	۵
بھوبنیشور	۲۰	۲	۲۲	بھبرت پور ابراہیم پور	۵	۱	۶
خوردہ کیرنگ	۲۲	۶	۲۸	رائے گرام تالگرام	۶	۲	۸
نرگاؤں	۲۸	۱	۲۹	کیتھا	۸	۱	۹
مانیکاگوڈا	۲۹	۱	۳۰	گانتلہ	۹	۱	۱۰
نیاگڑھ	۳۰	۱	۱ ۱۰/۸۴	بل ڈنگا	۱۰	۱	۱۱
کوراپٹ	۱ ۱۰/۸۴	۲	۳	امام نگر	۱۱	۱	۱۲
کٹک	۴	۲	۶	کلکتہ	۱۲	۳	۱۵
سرلونیاگاؤں	۶	۱	۷	قادیان	۱۷ ۱۱/۸۴	-	-

پروگرام دورہ مکرم سید نصیر الدین احمد صاحب برائے صوبہ بہار۔ یوپی۔ راجستھان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲ ۸/۸۴	جھانسی چرگاؤں	۷ ۹/۸۴	۱	۸ ۹/۸۴
رانچی سملیہ	۴ ۸/۸۴	۲	۶	راٹھ	۸	۱	۹
بھاگلپور برہ پورہ	۶	۴	۱۰	سکرا مودھا	۹	۱	۱۰
خانپور ملکی بلہر	۱۰	۲	۱۲	کانپور	۱۰	۱	۱۱
بلاری	۱۲	۱	۱۳	فتح پور بہوا	۱۱	۲	۱۳
مونگھیر	۱۳	۱	۱۴	دھن سنگھ پور			
بھاگلپور	۱۴	۱	۱۵	سمور	۱۳	۱	۱۴
پکوڑ	۱۵	۱	۱۶	فیض آباد	۱۴	۱	۱۵
بھاگلپور	۱۶	۱	۱۷	گونڈہ	۱۵	۱	۱۶
مظفرپور	۱۷	۱	۱۸	لکھنؤ	۱۶	۳	۱۹
موتی ہاری	۱۸	۱	۱۹	بارہ بنکی	۱۹	۱	۲۰
بھرت پورہ سیوان	۱۹	۱	۲۰	شاہجہانپور۔لودھی پور کٹیا	۲۰	۴	۲۴
اردل	۲۰	۱	۲۱				
پٹنہ	۲۱	۱	۲۲	بریلی	۲۴	۱	۲۵
آرہ	۲۲	۱	۲۳	بدایوں	۲۵	۱	۲۶
گیا	۲۳	۱	۲۴	امروہہ	۲۶	۲	۲۸
بنارس	۲۴	۱	۲۵	سردار نگر	۲۸	۱	۲۹
کانپور	۲۵	۲	۲۷	دہلی ہاپوڑ	۲۹	۳	۱ ۱۰/۸۴
مین پوری بھوگاؤں	۲۷	۲	۲۹	میرٹھ	۱ ۱۰/۸۴	۱	۲
سانڈھن	۲۹	۲	۳۱	انبیٹہ	۲	۱	۳
صالح نگر	۳۱	۲	۲ ۹/۸۴	بھوپورہ	۳	۱	۴
جے پور	۲	۱	۳	کرنال تلاکور	۴	۱	۵
کشن گڑھ	۳	۱	۴	ہتلانہ	۵	۱	۶
اودے پور	۴	۱	۵	قادیان	۷ ۱۰/۸۴	-	-
کامٹہ	۵	۲	۷	..	-	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم (برائے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲ ۸/۸۴	کرڈاپلی	۱۵ ۹/۸۴	۲	۱۷ ۹/۸۴
بمبئی	۶ ۸/۸۴	۳	۹	پنکال	۱۷	۲	۱۹
سکندرآباد	۱۰	۲	۱۲	کوٹ بلہ	۱۹	۱	۲۰
حیدرآباد	۱۲	۸	۲۰	ارکھ پٹنہ	۲۰	۱	۲۱
شادنگر	۲۰	۱	۲۱	تالبرکوٹ	۲۱	۱	۲۲
جڑچرلہ محبوب نگر	۲۱	۱	۲۲	غنجیہ پاڑہ	۲۲	۱	۲۳
دڈھان	۲۲	۱	۲۳	کٹک	۲۳	۱	۲۴
چنتہ کنٹہ	۲۳	۱	۲۴	کمنیدرہ پاڑہ	۲۴	۱	۲۵
حیدرآباد	۲۴	۱	۲۵	پارادیپ	۲۵	۱	۲۶
عادل آباد	۲۵	۱	۲۶	سرلو	۲۶	۱	۲۷
چنداپور کاماریڈی	۲۷	۱	۲۸	سونگھڑہ	۲۷	۲	۲۹
حیدرآباد	۲۸	۱	۲۹	بھدرک براستہ کٹک	۲۹	۲	۱ ۱۰/۸۴
بھوبنیشور	۳۰	۲	۲ ۹/۸۴	سورو	۱ ۱۰/۸۴	۱	۲
خوردہ	۲	۱	۳	ہلدی پدا	۲	۱	۳
کیرنگ	۳	۵	۸	کھڑک پور	۳	۱	۴
نرگاؤں	۸	۱	۹	کلکتہ	۴	۶	۱۰
مانیکاگوڈہ	۹	۱	۱۰	جمشید پور	۱۰	۲	۱۲
نیاگڑھ	۱۰	۱	۱۱	موسٹی بنی مائنز / موبھنڈار	۱۲	۴	۱۶
کٹک	۱۱	۲	۱۳				
چودوار	۱۴	۱	۱۵	قادیان	۱۹ ۱۰/۸۴	-	-

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ۔ وعدہ کنندگان سے درخواست

جماعت کے جن مخلصین نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں وعدے کر رکھے ہیں اُن میں سے بعض نے تو سو فیصدی ادائیگی کردی ہے اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر دے اور اُن کے اموال و نفوس میں خیر و برکت عطا کرے بعض دوست قسط وار ادائیگی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں بھی اپنے فضلوں و انعامات سے نوازے۔ آمین

مگر بعض دوست ایسے بھی ہیں جن کی ادائیگی حسب وعدہ نہیں ہو رہی ہے۔ ایسے دوستوں۔ عزیزوں۔ بزرگوں۔ اور بہنوں کی خدمت میں فرداً فرداً یاد دہانی بھجوائی جا رہی ہے اور اس اعلان کے ذریعہ بھی ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے وعدہ کے مطابق ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال اور انعامات کے وارث بنیں۔ غلبۂ اسلام کے اس عظیم الشان منصوبہ میں ان کی یہ مالی قربانی اسلام کی ترقی اور فتح کے دن کو قریب تر لانے اور ان کے خاندان اور ان کی نسلوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنے گی۔ انشاء اللہ

نیز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے حال ہی میں ارشاد فرمایا کہ خرچ بہت ہو رہے ہیں۔ اس لئے جوبلی فنڈ کے وعدہ کنندگان آئندہ دو سال کے اندر اندر اپنے وعدے سو فیصدی ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے افضال و انعامات سے نوازے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

وظائف امداد کتب تعلیمی نادار طلباء

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بجٹ (مشروط بآمد) میں ایک مد "وظائف امداد کتب تعلیمی" قائم ہے۔ جس سے مستحق نادار طلباء کو خرید کتب وغیرہ کے لئے امداد دی جاتی ہے۔ لہٰذا صاحب استطاعت اور مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مد میں حسب توفیق و استطاعت رقم بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

نوٹ:۔ ایسی رقوم دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھجواتے ہوئے یہ وضاحت کردی جائے کہ یہ رقم امانت "امداد کتب تعلیمی" میں جمع کی جائے اور خط کے ذریعہ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اس کی اطلاع دی جائے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری تحریک
"وقف جدید"

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں!۔ پڑھیے بار بار پڑھیئے!!

"یہ تحریک خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کرونگا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کردے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتوں کو آسمان سے اُتارے گا۔"

مہتمم وقف جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اراکین مجلس انصار اللہ متوجہ ہوں

جملہ اراکین مجالس ہائے انصار اللہ بھارت آئندہ دو سال کے لئے ناظمین اعلیٰ صوبہ جات۔ ناظمین اضلاع اور زعماء انصار اللہ کے انتخاب کروا کر فوری بغرض منظوری بھجوائیں۔ اگر تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر انتخابات مجالس نہ آئے تو دفتر انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے ناظمین اعلیٰ۔ ناظمین اضلاع اور زعماء کرام کی نامزدگی کردی جائے گی۔ اُمید ہے کہ احباب اس طرف فوری توجہ کرکے ممنون فرمائیں گے۔

جملہ مبلغین کرام و صدر صاحبان سے بھی تعاون کی درخواست ہے۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

خوشخبری
دہلی میں احمدیہ مسجد و دار التبلیغ کی تعمیر

احباب جماعت کو یہ خوشخبری سُن کر مسرت ہو گی کہ ہندوستان کے دار الخلافہ دہلی میں جماعت احمدیہ کی مسجد اور دار التبلیغ تعمیر کرنے کے لئے زمین خرید لی گئی ہے اور قبضہ لے کر چار دیواری بنا دی گئی ہے۔ الحمد للہ۔ اب جلد ہی نقشہ کی منظوری لے کر تعمیر کا کام شروع کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور تعمیر مسجد احمدیہ و دار التبلیغ دہلی کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیہ جات دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

جن احباب نے وعدہ جات لکھوائے ہیں وہ جلد سے جلد وعدوں کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمادیں۔ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ جلد رقوم اکٹھا کرکے دفتر محاسب کو مد "تعمیر مسجد احمدیہ دہلی" میں بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سالانہ اجتماع لجنات اماء اللہ بھارت

لجنات اماء اللہ بھارت کے سالانہ اجتماع کے لئے مورخہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ بروز اتوار، پیر، منگل تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ بھارت کی ہر لجنہ اپنا اجتماع سالانہ ان تاریخوں میں رکھے اور اپنی رپورٹ سے مرکز کو اطلاع دے۔

دینی امتحان برائے لجنہ و ناصرات:۔ لجنہ و ناصرات کے امتحان کی تاریخوں میں تبدیلی کی جا رہی ہے۔ ناصرات الاحمدیہ کا دینی امتحان مورخہ ۱۹ اگست بروز اتوار اور لجنہ اماء اللہ کا دینی امتحان مورخہ ۷ ستمبر بروز اتوار دینی نصاب کے مطابق ہوگا۔ تمام لجنات مطلع رہیں۔ اور اس کے مطابق زیادہ سے زیادہ ممبرات کو امتحان میں شامل کریں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6. LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475 }
RESI:- 273903 } CALCUTTA -700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE:- 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF

الیس اللہ بکاف عبدہ

MADE OF PURE GOLD & SILVER — AND — ALL TIPES OF ORNAMENTS. IN LATEST DESIGNES.

PLEASE CONTACT:-

KASHMIR JEWELLERS.

OPPOSITE MAJID AQSA, QADIAN - 143516.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

("فتح اسلام" ملہ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹن مل

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبر:- 23-5222 / 23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے:- ایمبسڈر ● بیڈ فورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

رحیم کاٹج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.

17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS.

D/NO. 2/54 (1)
MAHADEVPET
MADIKERI - 571201
(KARNATAK)

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس
سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ بیڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور
بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر:- ۴۴۴۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اُڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر:- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ۔

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گُڈلک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی — اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 6 - ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM.:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558
BANGALORE - 2.

حیدر آباد میں

فون نمبر:- ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز !!

۴۸۷-۱-۱۶ اسعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے"۔ (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر:- ۴۲۹۱۲ — ٹیلیگرام:- "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرنٹ ڈبون، بون میل، بون سینیوس، ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۲۴/۲/۳ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

MIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے !!